Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح المو‌عود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 12

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

یکم صفر 1425 ہجری 23 امان 1383 ہش 23 مارچ 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳؍مارچ ۲۰۰۴ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

کل حضور انور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو شوریٰ کے تعلق سے ہدایات دیں۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنالے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

''ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے کا مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصد و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات:۵۷) پس حصر کر دیا ہے کہ صرف اور صرف عبادت الٰہی مقصد ہونا چاہئے۔ اور صرف اسی کیلئے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔ برخلاف اس کے اور ہی اور ارادے اور اَور ہی اور خواہشات ہیں۔ بھلا سوچو تو سہی کہ ایک شخص ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ میرے باغ کی حفاظت کر۔ اس کی آبپاشی اور شاخ تراشی سے عمدہ طور پر بنا اور عمدہ عمدہ پھول، بیل بوٹے لگا کہ وہ ہرا ابھرا ہو جاوے۔ شاداب اور سرسبز ہو جاوے مگر بجائے اس کے یہ شخص آتے ہی جتنے عمدہ عمدہ پھل پھول اس میں لگے ہوئے تھے ان کو کاٹ کر ضائع کر دیئے یا اپنے ذاتی مفاد کیلئے فروخت کر لے اور ناجائز دست اندازی سے باغ کو ویران کر دے تو بتاؤ کہ وہ مالک جب آوے گا تو اس سے کیسا سلوک کرے گا؟ خدا نے تو اسے بھیجا تھا کہ عبادت کرے اور حق اللہ اور حق العباد کو بجالاوے مگر یہ آتے ہی بیویوں میں مشغول، بچوں میں محو اور اپنے لذائذ کا بندہ بن گیا اور اس اصل مقصد کو بالکل بھول ہی گیا۔ بتاؤ اس کا خدا کے سامنے کیا جواب ہوگا۔

دنیا کے یہ سامان اور یہ بیوی بچے اور کھانے پینے تو اللہ تعالیٰ نے صرف بطور بھاڑہ کے بنائے تھے جس طرح ایک یکہ بان چند کوس تک ٹٹو سے کام لے کر جب سمجھتا ہے کہ وہ تھک گیا ہے اسے کچھ نہاری اور پانی وغیرہ دیتا ہے اور کچھ مالش کرتا ہے تا اس کی تھکان کا کچھ علاج ہو جاوے اور آگے چلنے کے قابل ہو اور درماندہ ہو کر کہیں آدھ میں ہی نہ رہ جائے اس سہارے کیلئے اسے نہاری دیتا ہے۔ سو یہ دنیوی آرام اور عیش اور بیوی بچے اور کھانے کے خوراکیں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھاڑے مقرر کئے ہیں کہ تا وہ تھک کر اور درماندہ ہو کر بھوک سے، پیاس سے مر نہ جاوے اور اس کے قویٰ کے تحلیل ہونے کی تلافی مافات ہوتی جاوے۔ پس یہ چیزیں اس حد تک جائز ہیں کہ انسان کو عبادت اور حق اللہ اور حق العباد کے پورا کرنے میں مدد دیں ورنہ اس حد سے آگے نکل کر وہ حیوانوں کی طرح صرف پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد بنا کر مشرک بناتی ہیں اور وہ اسلام کے خلاف ہیں۔ سچ کہا ہے کہ کسی نے

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

مگر اب کروڑوں مسلمان ہیں کہ انہوں نے عمدہ عمدہ کھانے کھانا، عمدہ عمدہ مکانات بنانا، اعلیٰ درجہ کے عہدوں پر ہونا ہی اسلام سمجھ رکھا ہے۔ مومن شخص کا کام ہے کہ پہلے اپنی زندگی کا مقصد اصلی معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق کام کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ﴾ الفرقان:۷۸) خدا کو تمہاری پرواہ کیا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اور اس سے دعائیں نہ مانگو۔ یہ آیت بھی اصل میں پہلی آیت ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ الذاریات:۵۷) ہی کی شرح ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنالے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ حقوق نفس بھی اس لئے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں، نہ اس لئے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں''۔

(ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ ۱۸۵-۱۸۴)

مومنوں پر فرض ہے کہ جب مشورہ مانگا جائے تو محض للہ مشورہ دیں اور پھر مشورہ کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے مکمل تعاون دیں

☆۔ حضور بعض ممالک کے دورہ پر تشریف لے جارہے ہیں خصوصی دُعا کی درخواست ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۱۲؍مارچ ۲۰۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لنڈن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوٰۃ وامرھم شوریٰ بینھم ومما رزقنھم ینفقون (الشوریٰ:۳۹)

ترجمہ:۔ اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے ان کو عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

پھر فرمایا:

آئندہ چند دنوں میں بعض ممالک کی جماعتوں میں مجالس شوریٰ منعقد ہونے والی ہیں اور یہ سلسلہ کئی ماہ تک چلنے والا ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اب یہ ممکن نہیں رہا کہ ہر ملک کو براہ راست پیغام دیا جائے لہٰذا تمام ممالک کی مجالس شوریٰ کو اس خطبہ کے ذریعہ مخاطب کیا جاتا ہے اس سے جہاں اراکین شوریٰ کو فائدہ ہوگا وہیں احباب جماعت کو جو شوریٰ کے اراکین نہیں اسی طرح نئے احمدیوں اور نوجوانوں کو بھی فائدہ حاصل ہوگا اور انہیں شوریٰ کے عمومی طریق کار کا بھی علم ہو جائے گا حضور اقدس نے فرمایا کہ وقتاً فوقتاً اگر یہ باتیں نہ بتائی جائیں تو بعض پرانے شرکاء بھی اس کے قانون کو بعض دفعہ نظر

باقی صفحہ: (8) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بنگلہ دیش بدقسمتی کی راہ پر

..................(۳)..................

گزشتہ گفتگو میں ہم پاکستان کے سیاسی ملاؤں کی شہ پر پاکستانی فرمانرواؤں کی جماعت احمدیہ کے خلاف لگائی گئی پابندیوں کا ذکر کر رہے تھے آج کی گفتگو میں ہم بتائیں گے کہ ان پابندیوں اور انسانیت سوز مظالم کے بعد خدا نے پاکستانی فرمانرواؤں سے کیسے انتقام لیا اور کس طرح وہ خود اپنے ہی بچھائے ہوئے جال میں پھنس کر آج دنیا کیلئے سامانِ عبرت بن چکے ہیں اور یہ بات بنگلہ دیش کے سیاسی ملاؤں اور وہاں کے فرمانرواؤں کیلئے باعث عبرت ہونی چاہئے۔

ہم ذکر کر رہے تھے ۱۹۷۴ء کے زمانے کا جبکہ ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی کرسی کو مضبوط کرنے کیلئے احمدیہ جماعت کے معصوم افراد کو پاکستانی قومی اسمبلی کے ذریعہ غیر مسلم اور مرتد قرار دے کر جنونیوں کو جواز مہیا کر دیا تھا کہ وہ جس طرح چاہیں اُن کو قتل کریں، ماریں، زخم لگائیں، انہیں لوٹیں، جلائیں اور جسمانی اور ذہنی اذیتوں میں مبتلا کریں۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ اس غرض کیلئے ذوالفقار علی بھٹو نے دو کام کئے ایک تو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر پاکستان کے سیاسی ملاؤں کو اپنے حق میں کیا دوسرے فوج میں ایسے آدمی کو تلاش کیا جو کہ مذہبی جنونی ہو۔ چنانچہ اس نے کئی فوجی جرنیلوں کو پیچھے کر کے اور اُن کا حق مار کر ضیاء الحق کو کئی ترقیاں دے کر پاکستانی فوج کا حاکم بنا دیا اس طرح بھٹو نے سمجھا کہ سیاسی ملاؤں اور فوج کو اس نے اپنی مٹھی میں بند کر لیا ہے اور جیسا چاہے وہ اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن ہائے افسوس کہ اس کو معلوم نہیں تھا کہ ملاں اور ملاں نواز طبقہ سخت بے ایمان منافق اور خود غرض ہوتا ہے۔ اس کو کیا معلوم تھا کہ جب وہ ان کے کام کا نہیں رہے گا تو وہ اس کو اس طرح پھینک دیں گے جیسے دودھ میں سے مکھی نکال کر پھینک دی جاتی ہے اور ہوا بھی ایسا ہی ضیاء الحق جو مذہبی جنونی اور شاطر دماغ تھا اس نے فوج کی مدد سے بھٹو کو پہلے تو زیر حراست لے لیا پھر ایک قتل کا مقدمہ اس کے خلاف دائر کروا کر جیل کی سلاخوں میں اور بالآخر پھانسی کی کوٹھڑی میں دھکیل دیا اور پھر وہ دن بھی آیا کہ بھٹو جیسے ''خادم اسلام'' اور محافظِ ختم نبوت کو پھانسی کی سزا سُنا دی گئی۔ کئی بڑی شخصیتوں نے اور ملکوں کے سربراہوں نے اس کی سفارش بھی کی کہ پھانسی کی بجائے اسے کوئی اور سزا دے دی جائے لیکن ضیاء الحق نے ایک نہ مانی اور بھٹو کو ۴ر اپریل ۱۹۷۹ء کو پھانسی دے دی گئی۔ اس وقت اس کی بیوی اور بیٹی بے نظیر بھی نظر بند تھیں جن لوگوں نے بھٹو کو جیل میں دیکھا تھا اُن کا کہنا تھا کہ وہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا اُس کی داڑھی بڑھی ہوئی تھی اور شکل سے ڈراؤنا لگتا تھا۔

اُدھر ضیاء الحق جو احمدیوں پر ظلم ڈھانے میں بھٹو سے بھی کئی قدم آگے بڑھ گیا تھا اور جس کے ظلم کی انتہاء کے باعث خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی تھی۔ اس کے مظالم اور شوخیوں کی انتہاء دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُسے جون ۱۹۸۸ء میں مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور چیلنج مباہلہ کے ٹھیک ایک ماہ بعد وہ اس طرح ذلیل ہوا کہ جس مولوی اسلم قریشی کے اغوا کے جرم میں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو پکڑنا چاہتا تھا وہ مولوی ایران کی سرحد سے برآمد ہو گیا اور پاکستان T.V. نے بھی اس کو دکھایا اور دنیا پر واضح ہو گیا کہ پاکستان کے سیاسی ملاں اور ان کا سربراہ ضیاء الحق کس قدر جھوٹے اور ذلیل تھے کہ ایک طرف تو ایک معصوم کو ظلم کا نشانہ بنا رہے تھے اور دوسری طرف اسلم قریشی کے جھوٹے اغوا کی خبر پھیلا کر پاکستان میں کئی احمدیوں کو شہید کیا گیا مارا پیٹا گیا زخمی کیا گیا اور طرح طرح کے ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ اور پھر مباہلے کے دوسرے ماہ دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ ضیاء الحق جو اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ ایک نہایت قیمتی فوجی طیارہ سے ملکی اُڑان پر تھا وہ طیارہ ضیاء الحق اور اس کے لشکر سمیت جل کر راکھ ہو گیا۔ اور دفنانے تک کیلئے ضیاء الحق کے جسم کا کوئی حصہ بھی اسکی فوج اور سیاسی ملاؤں کو نہیں ملا۔

اس کی ہلاکت کے ٹھیک ایک ہفتہ قبل سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

> ''جہاں تک صدر پاکستان کا تعلق ہے وہ چیلنج قبول کریں یا نہ کریں چونکہ وہ تمام ائمۃ المکفرین کے امام ہیں اور تمام اذیت دینے والوں میں سب سے زیادہ ذمہ داری اس ایک شخص پر عائد ہوتی ہے جو معصوم احمدیوں پر ظلم کئے ہیں ایسے شخص کا زبان سے چیلنج کو قبول کرنا ضروری نہیں ہوا کرتا اس کا اس ظلم وستم میں جاری رہنا اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ اس نے چیلنج قبول کر لیا ہے''۔
>
> (خطبہ جمعہ یکم جولائی ۱۹۸۸ء)

اس خطبہ کے بعد ۱۲ راگست کے خطبہ جمعہ میں حضورؒ نے اپنی ایک خواب کا ذکر فرمایا جس کا ماحصل یہ تھا کہ اب یہ شخص اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے۔

چنانچہ اس خطبہ کے ٹھیک پانچ روز بعد اس طرح ہوا کہ خدا کے خلیفہ اور اس کی معصوم جماعت پر مظالم ڈھانے کے پاداش میں فرعون زمانہ ضیاء الحق سخت رسوا ہو کر ۱۷ راگست ۱۹۸۸ء کو اپنے ۲۸ جرنیلوں کے ساتھ ایک محفوظ ترین ہوائی جہاز میں اپنے لاؤ لشکر سمیت جل کر راکھ ہو کر نشانۂ عبرت بن گیا۔ اور آج جب بھی پاکستان میں اس کے دور کا نام لیا جاتا ہے تو ہر انسان اس کے دور کو مظالم اور دھوکے بازی سے بھرا ہوا اور مذہبی انتہا پسندی کا آغاز کرنے والا دور بتاتا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اخبارات میں واضح طور پر لکھا گیا کہ ضیاء الحق افیونی اور پوست کا کاروباری، ملوث اور شرابی اور بدکار انسان تھا۔ جس نے پاکستان کو مذہبی انتہا پسندی اور فرقہ وارانہ منافرت کی ایسی دلدل میں دھکیل دیا ہے کہ آج باوجود چاہنے کے بھی پاکستان کا عام آدمی اس دلدل سے باہر نہیں نکل پا رہا۔ ٹریجڈی یہ ہے کہ جب وہ ایک قدم باہر نکالنے کی کوشش کرتا ہے دوسرا قدم اور بھی زیادہ دلدل میں دھنس جاتا ہے۔

پاکستان میں چلائی جانے والی اینٹی احمدیہ موومنٹ کی تاریخ کو مدنظر رکھ کر پاکستانی اخبار جنگ نے جنرل ضیاء الحق کے انجام کے متعلق اس کی عبرتناک موت سے پانچ سال قبل جس خدشے کا اظہار کیا تھا وہ قابل مطالعہ ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:-

''پاکستان میں پہلی مرتبہ جناب دولتانہ نے قادیانی مسئلہ کو اُٹھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد آج تک وہ اقتدار کی کرسی سے محروم رہے۔ پھر جناب ایوب خان نے اپنے اقتدار کے ڈوبتے ہوئے دور میں اسی مسئلہ کا سہارا لینا چاہا۔ انہوں نے اپنے بارہ میں مرزائیت سے برأت کے بیانات اخبارات اور ریڈیو پر نشر کئے صدر کے ایماء پر اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان امیر محمد خان نے مرزا غلام احمد قادیانی کی اہم کتاب کو ضبط کیا۔ مگر یہ ان کے متزلزل اقتدار کو طول نہ دے سکا۔ بلکہ رسوا ہو کر اقتدار سے علیحدہ ہوئے۔ پھر بھٹو جن کی پارٹی اور حکومت بذات خود مرزائیوں کی امداد اور اعانت سے برسر اقتدار آئی تھی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ اور ڈوبتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا اور طول دینے کیلئے اپنی ہی محسن مرزائی جماعت کی گردن پر وار کیا۔ اور ایسا وار کہ ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر ڈالا۔ بھٹو کا خیال تھا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے بعد اب اُنہوں نے پاکستانی عوام کے دل جیت لئے ہیں اور اب وہ تاحیات پاکستان کے وزیر اعظم رہیں گے۔ لیکن اِن کا یہ خیال شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ اب صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے مرزائیت سے برأت کا اعلان واشگاف الفاظ میں کیا ہے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے کا عہد کیا ہے۔ لیکن ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے دل کانپ جاتا ہے۔ کیونکہ ماضی میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنہوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اٹھایا یا چھیڑا وہ اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے پس پردہ کون سے عوامل یا غیبی طاقت کارفرما ہے؟ یہ پوری قوم کیلئے لمحۂ فکریہ ہے''۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۳ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

یقیناً غیبی طاقت کارفرما ہے اور اس غیبی طاقت سے بنگلہ دیش کے حکمرانوں کو ضرور ڈرنا چاہئے ورنہ ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو سابقہ میں ایسے لوگوں کا ہو چکا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

محافظین ختم نبوت ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء الحق کا تو یہ حال ہوا اور جو پاکستان کا حال ہوا ہے انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں کسی قدر اس پر روشنی ڈالی جائے گی اور یہ سب لکھنے کی غرض یہ ہے کہ بنگلہ دیش کے انصاف پسند پاکستان کے ان عبرتناک واقعات سے کچھ سبق سیکھیں۔ وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

اتمام حجت

نشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا
ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اِک روز اے گستاخ شامت آنے والی ہے

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزّت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اِک دن ندامت آنے والی ہے

خدا رُسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے

خدا ظاہر کرے گا اِک نشاں پُر رُعب و پُر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(درثمین)

خطبہ جمعہ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔

وقف جدید کی مالی تحریک میں ۱۲۴ ممالک کے چار لاکھ مخلصین شامل ہو چکے ہیں۔

وقف جدید میں مالی قربانی میں دنیا بھر میں امریکہ اول، پاکستان دوم اور برطانیہ سوم رہا۔

وقف جدید کے سینتالیسویں سال کا اعلان - ایم ٹی اے کے دس سال اور بنگلہ دیش کے حالات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۹رجنوری ۲۰۰۴ء بمطابق ۹رصلح ۱۳۸۳ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله.

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمٰن الرحيم.

الحمدلله رب العٰلمين . الرحمٰن الرحيم. مٰلک يوم الدين . إياک نعبد و إياک نستعين . اهدنا الصراط المستقيم . صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾

(آل عمران:۹۳)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دو بڑی تحریکات جاری فرمائی تھیں ان میں سے ایک وقف جدید کی تحریک ہے۔وقف جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور ۳۱ردسمبر کو ختم ہوتا ہے اور ۳۱ردسمبر کے بعد کے خطبے میں عموماً وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور خطبہ جمعہ میں عموماً جماعت نے جو سال کے دوران مالی قربانی کی ہوتی ہے اس کا ذکر ہوتا ہے۔

۱۹۵۷ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھوں جاری کردہ یہ تحریک زیادہ تر پاکستان کی جماعتوں سے تعلق رکھتی تھی یا کچھ حد تک ہندوستان میں۔ ۱۹۸۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام دنیا میں جاری فرما دیا اور بیرونی جماعتوں نے بھی اس کے بعد بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینا شروع کیا اور قربانیاں دیں۔آج کے جمعہ سے پہلے بھی ایک جمعہ گزر چکا ہے اس مہینہ میں لیکن چونکہ مختلف ممالک سے رپورٹس آنی ہوتی ہیں تا کہ جائزہ پیش کیا جا سکے اس لئے گزشتہ جمعہ میں اس کا اعلان نہیں ہوا آج اس کا اعلان کیا جائے گا انشاء اللہ۔لیکن اس جائزے اور اعلان کرنے سے پہلے مَیں مالی قربانیوں کے ضمن میں کچھ عرض کروں گا۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر بیان کی ہے۔فرمایا: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾۔ قرآن کریم میں سورۃ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ یعنی جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں۔.......... پس تم حقیقی نیکی نہیں پا سکو گے جب تک تم مال سے خرچ نہیں کرو گے۔﴿مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ کے معنے میرے نزدیک مال ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ﴾ (العادیات:۹) انسان کو مال بہت پیارا ہے۔پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔(ضمیمہ اخبار بدر قادیان یکم و ۸رجولائی ۱۹۰۹ء۔بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۵۰۰۔۵۰۱)

ایک روایت ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے۔کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کے حوالے سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:"اے آدم کے بیٹے تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا، نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔میرے پاس رکھا گیا خزانہ مَیں پورا تجھے دوں گا اس دن جبکہ تو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا"۔(طبرانی)

دیکھیں کتنا سستا سودا ہے۔آج اس طرح خزانے جمع کروانے کا کسی کو ادراک ہے، شعور ہے تو صرف احمدی کو ہے۔وہ جو اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم کو سمجھتا ہے کہ ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ:۲۷۳) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اللہ میاں کے دینے کے بھی کیا طریقے ہیں کہ جو اچھا مال بھی تم اس کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا لوٹائے گا۔بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ کئی گنا بڑھا کر لوٹایا جائے گا۔تم سمجھتے ہو کہ پتہ نہیں اس کا بدلہ ملے بھی کہ نہ ملے۔فرمایا اس کا بدلہ تمہیں ضرور ملے گا بلکہ اس وقت ملے گا جب تمہیں اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہوگی، تم اس کے سب سے زیادہ محتاج ہو گے۔اس لئے یہ وہم دل سے نکال دو کہ تم پر کوئی ظلم ہوگا۔ہرگز ہرگز تم پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔لوگ دنیا میں رقم رکھنے سے ڈرتے ہیں۔بینک میں بھی رکھتے ہیں تو اس سوچ میں پڑے رہتے ہیں کہ بینکوں کی پالیسی بدل نہ جائے۔منافع بھی میرا کم نہ ہو جائے۔اور بڑی بڑی رقوم ہیں۔کہیں یہ تحقیق شروع نہ ہو جائے کہ رقم آئی کہاں سے۔اور فکر اور خوف اس لئے دامن گیر رہتا ہے، اس لئے ہر وقت فکر رہتی ہے کہ یہ جو رقم ہوتی ہے دنیا داروں کی صاف ستھری رقم نہیں ہوتی، پاک رقم نہیں ہوتی بلکہ اکثر اس میں یہی ہوتا ہے کہ غلط طریقے سے کمایا ہوا مال ہے۔گھروں میں رکھتے ہیں تو فکر کہ کوئی چور چوری نہ کر لے، ڈاکہ نہ پڑ جائے۔پھر بعض لوگ سود پر قرض دینے والے ہیں۔کئی سو روپے سود پر قرض دے رہے ہوتے ہیں۔لیکن چین پھر بھی نہیں ہوتا۔ سندھ میں ایک ایسے ہی شخص کے بارہ میں مجھے کسی نے بتایا کہ غریب اور بھوکے لوگوں کو جو قحط سالی ہوتی ہے۔لوگ بیچارے آتے ہیں اپنے ساتھ زیور وغیرہ، سونا وغیرہ لاتے ہیں، ایسے سود خوروں سے رقم لے لیتے ہیں، اپنے کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لئے اور اس پہ سود پھر اس حد تک زیادہ ہوتا ہے کہ وہ قرض واپس ہی نہیں کر سکتے۔کیونکہ سود اتارنا ہی مشکل ہوتا ہے، سود در سود چڑھ رہا ہوتا ہے۔تو اس طرح وہ سونا جو ہے یا زیور جو ہے وہ اس قرض دینے والے کی ملکیت بنتا چلا جاتا ہے۔تو ایک ایسا ہی سود خور تھا اور فکر یہ تھی کہ مَیں نے بینک میں بھی نہیں رکھنا۔تو اپنے گھر میں ہی، اپنے کمرے میں ایک گڑھا کھود کے وہیں اپنا سیف رکھ کے، تجوری میں سارا کچھ رکھا کرتا تھا۔اور چالیس پچاس کلو تک اس کے پاس سونا اکٹھا ہو گیا تھا۔اور اس کے اوپر اپنا پلنگ بچھا کر سویا کرتا تھا، خطرے کے پیش نظر کہ کوئی لے ہی نہ جائے۔اور سونا کیا تھا کیونکہ سونے کے اوپر تو چارپائی پڑی ہوئی تھی۔ساری رات جاگتا ہی رہتا تھا۔اسی فکر میں ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ فوت ہو گیا۔تو وہ مال تو اس کے کسی کام نہ آیا۔اب اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے وہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔لیکن ایسے لوگوں کی ضمانت خدا تعالیٰ بہرحال نہیں دے رہا جب کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی ضمانت ہے کہ تمہیں کیا پتہ تم سے کیا کیا اعمال سرزد ہونے ہیں، کیا کیا غلطیاں اور کوتاہیاں ہو جانی ہیں۔لیکن اگر تم نیک نیتی سے اس کی راہ میں خرچ کرو گے تو یہ ضمانت ہے کہ اعمال کے پلڑے میں جو بھی کمی رہ جائے گی تو چونکہ تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوگا تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ تم پر ظلم ہو، اس وقت کمیوں کو اسی طرح پورا کیا جائے گا اور کبھی ظلم نہیں ہوگا۔

اس بارہ میں ایک اور روایت ہے۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں

خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا"۔(مسند احمد بن حنبل)

لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خرچ کیا ہوا مال پاک مال ہو، پاک کمائی میں سے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اتنے اجر اگر لینے ہیں اور اپنے مال کے سائے میں رہنا ہے تو گند سے تو اللہ تعالیٰ ایسے اعلیٰ اجر نہیں دیا کرتا۔ اور جن کا مال گندہ ہو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے نہیں ہوتے اور اگر کہیں خرچ کر بھی دیں۔ اگر لاکھ روپیہ جیب میں ہے اور ایک روپیہ نکال کر دے بھی دیں گے تو پھر سو آدمیوں کو بتائیں گے کہ مَیں نے یہ نیکی کی ہے۔ لیکن نیک لوگ، دین کا درد رکھنے والے لوگ، جن کی کمائی پاک ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی بڑی قدر کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ:

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی۔ اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

آج جماعت میں ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ان کے بزرگوں نے تکلیفیں اٹھا کر اپنی پاک کمائی میں سے جو قربانیاں کیں اللہ تعالیٰ نے ان کی نسلوں کے اموال و نفوس بے انتہاء برکت ڈالی۔

پھر روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "مَیں نے مسجد نبوی کے منبر پر رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"اے لوگو! جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ تمہارے پاس کھجور کا آدھا ہی ٹکڑا ہو، وہی دے کر آگ سے بچو۔ اس لئے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کی کجی کو درست کرتا ہے۔ بُری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کا پیٹ بھرتا ہے"۔(ترغیب بحوالہ ابو یعلی وبزار)

تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کی ہوئی قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس دنیا میں بھی راستے سے بھٹکنے سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے شخص سے ایسے اعمال سرزد ہوتے ہیں جن سے اس کا انجام بھی بخیر ہو۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔(بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقه)

ایک روایت میں آتا ہے، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اَلشُّحّ یعنی بخل سے بچو! یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی (قوموں) کو ہلاک کیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ بیروت)

الحمدللہ! کہ آج جماعت میں ایسے لاکھوں افراد مل جاتے ہیں جو بخل تو علیحدہ بات ہے اپنے اوپر تنگی وارد کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں۔ اور بخل کو کبھی بھی اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دُور ہو جاتا ہے (یعنی کنجوسی اس سے دور ہو جاتی ہے) جیسا کہ روشنی سے تاریکی دُور ہو جاتی ہے"۔(تبلیغ رسالت. جلد دہم صفحہ ۵۵)

پھر فرمایا: "قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸،۳۵۹ جدید ایڈیشن)

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا اور وہاں محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مُد (اناج وغیرہ) ملتا (تو وہ اس میں سے صدقہ کرتا) اور اب ان کا یہ حال ہے کہ ان میں سے بعض کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار ہے۔

(بخاری کتاب الاجارہ. باب من آجر نفسه ليحمل على ظهره ثم تصدق به ………)

اسی سنت کی پیروی کرتے ہوئے آج بھی جماعت میں ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں عورتوں نے بھی سلائی کڑھائی کر کے یا مرغی کے انڈے بیچ کر اپنے استعمال میں لائے بغیر خلیفۂ وقت کی طرف سے کی گئی تحریکات میں حصہ لیا۔ اور اس طرح سے پہلوں سے ملنے کی پیشگوئی کو بھی پورا کیا۔

حضرت خلیفہ اوّل کا واقعہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے بارہ میں لکھا ہے لیکن ہر دفعہ پڑھنے سے ایمان میں ایک تازگی پیدا ہوتی ہے اور قربانی کی ایک نئی روح پیدا ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں:

"مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیر و مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرمادیں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"۔(فتح اسلام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵،۳۶)۔(یعنی پیسے بھی دے رہے ہیں اور فرمایا کہ اس کے بعد جو آمد ہو وہ بھی اسی کام کو جاری رکھنے کے لئے خرچ ہو)۔

پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی قربانی کا بھی ایک واقعہ ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ اوّل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لدھیانہ میں کسی ضروری تبلیغی اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت حضرت صاحب کے پاس اس رقم کا انتظام نہیں تھا اور ضرورت فوری اور سخت تھی۔ منشی صاحب کہتے تھے کہ میں اس وقت حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں اکیلا آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 248-5222,248-1652,243-0794
رہائش: 237-0471,237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233.

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

درپیش ہے۔کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی۔ میں نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ اور میں جا کر روپے لاتا ہوں۔ چنانچہ میں فوراً کپورتھلہ گیا۔اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور جماعت کپورتھلہ کو (کیونکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے تھے کہ اس رقم کا جماعت نے انتظام کیا ہے) دعا دی۔ چند دن کے بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ گئے تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا کہ "منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔" منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا "حضرت کون سی امداد؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں" حضرت صاحب نے فرمایا۔ "یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپورتھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے۔" منشی صاحب نے کہا "حضرت! منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔اور میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔" اس کے بعد منشی اروڑا صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی۔اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا بات ہے۔مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی اور تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے نہیں بتایا۔ پھر منشی اروڑا صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔اللہ! اللہ! یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود مہدی معہود کو عطا ہوئے۔ ذرا غور فرمائیں کہ حضرت صاحب جماعت سے امداد طلب فرماتے ہیں مگر ایک اکیلا شخص اور غریب شخص اٹھتا ہے اور جماعت سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے اس رقم کو پورا کر دیتا ہے۔اور پھر حضرت صاحب کے سامنے رقم پیش کرتے ہوئے یہ ذکر نہیں کرتا کہ یہ رقم میں دے رہا ہوں یا کہ جماعت۔ تا کہ حضرت صاحب کی دعا ساری جماعت کو پہنچے۔ اور اس کے مقابل پر دوسرا فدائی یہ معلوم کر کے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور میں اس خدمت سے محروم رہا۔ایسا پیچ و تاب کھاتا ہے کہ اپنے دوست سے چھ ماہ تک ناراض رہتا ہے کہ تم نے حضرت صاحب کی اس ضرورت کا مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا۔(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۴۱ء بحوالہ اصحاب احمد روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی صفحہ ۶۱۔۶۲)

اب کوئی دنیا دار ہو تو اس بات پر ناراض ہو جائے کہ تم روز روز مجھ سے پیسے مانگنے آجاتے ہو۔لیکن یہاں جنہوں نے اگلے جہان کے لئے اور اپنی نسلوں کی بہتری کے سودے کرنے ہیں ان کی سوچ ہی کچھ اور ہے۔اس بات پر نہیں ناراض ہو رہے کہ کیوں پیسے مانگ رہے ہو بلکہ اس بات پر ناراض ہو رہے ہیں کہ مجھے قربانی کا موقع کیوں نہیں دیا۔

پھر ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چوہدری رستم علی صاحب آف مدار ضلع جالندھر کے بارہ میں کہ "وہ کورٹ انسپکٹر تھے ان کی ۸۰ روپے تنخواہ تھی۔ حضرت صاحب کو خاص ضرورت دینی تھی۔آپ نے ان کو خط لکھا کہ یہ خاص وقت ہے اور چندے کی ضرورت ہے۔انہی دنوں گورنمنٹ نے حکم جاری کیا کہ جو کورٹ انسپکٹر ہیں وہ انسپکٹر کر دیئے جائیں۔جس پر ان کو نیا گریڈ مل گیا اور جھٹ ان کے ۸۰ روپے سے ۱۸۰ روپے ہو گئے۔اس پر انہوں نے حضرت صاحب کو لکھا کہ ادھر آپ کا خط آیا اور اُدھر ۱۸۰ روپے ہو گئے۔اس لئے یہ اوپر کے سو روپے میرے نہیں ہیں، یہ حضرت صاحب کے طفیل ملے ہیں اس واسطے وہ ہمیشہ سو روپیہ علیحدہ بھیجا کرتے تھے"۔

(روزنامہ' الفضل' ربوہ۔ ۱۵/مئی ۱۹۲۲ء صفحہ ۲)

پھر ایک واقعہ ہے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا۔ان کا تھوڑا سا تعارف بھی کرادوں۔ یہ حضرت ام ناصر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پہلی بیگم تھیں، ان کے والد تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے نانا ہوئے۔تو ان کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ:

"جب انہوں نے ایک دوست سے حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ سنا تو آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ اتنے بڑے دعویٰ کا شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا اور آپ نے بہت جلد حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔حضرت مسیح موعود نے ان کا نام اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے اور ان کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعود نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانی کی ہے کہ آئندہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔حضرت مسیح موعود کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جب کہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا اور آپ کو اس میں روپیہ کی ضرورت تھی۔حضرت صاحب نے دوستوں میں تحریک بھیجی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں لنگر خانہ دو جگہ پر ہو گیا ہے۔ایک قادیان میں اور ایک یہاں گورداسپور میں اور اس کے علاوہ مقدمہ پر بھی خرچ ہو رہا ہے لہٰذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔ جب حضرت صاحب کی تحریک ڈاکٹر صاحب کو پہنچی تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسی دن ان کو تنخواہ قریباً چار سو پچاس روپے ملی تھی۔وہ ساری کی ساری تنخواہ اسی وقت حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دی۔ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کچھ گھر کی ضروریات کے لئے رکھ لیتے تو انہوں نے کہا کہ خدا کا مسیح موعود لکھتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس کے لئے رکھ سکتا ہوں۔غرض ڈاکٹر صاحب تو دین کے لئے قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو انہیں روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں کہنا پڑا کہ اب آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء۔ انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۴۰۳)

اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں کو بھی اسی اخلاص اور وفا کے ساتھ قربانیوں کی توفیق دے۔ان کی نسلیں اب دنیا کے بہت سے ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص اور وفا میں بہت بڑھے ہوئے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ مزید بڑھائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صد ہا روپیہ خرچ کریں۔اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں۔شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خست اور بخل کو نہ چھوڑے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے۔جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے...... جو ہمیں مدد دیتے ہیں۔آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔"(تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۶۶)

جماعت میں بہت سے خاندان اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے بزرگوں کی ایسی قربانیوں اور مدد کی وجہ سے وہ آج مالی لحاظ سے کہیں کے کہیں پہنچے ہوئے ہیں۔اگر ہم اپنی نسلوں کو بھی دینی اور دنیاوی لحاظ سے خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ قربانیوں کے یہ معیار قائم رکھیں اور قائم رکھتے چلے جائیں اور اپنی نسلوں میں بھی اس کی عادت ڈالیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھیرایا ہے یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے.......... اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔"(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۸، ۴۱۹)

پھر فرمایا: "میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیّبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۶)

فرماتے ہیں:۔ "چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس (یعنی ہر شخص) یہ عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

چاہئے اس کا نام اور چندے کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے۔

اب یہ بات پہلے دن سے ہی نومبائعین کو سمجھا دینی چاہئے۔ شروع میں اگر وہ باشرح چندہ عام وغیرہ نہیں دیتے یا نہیں دے سکتے تو کسی تحریک میں مثلاً وقف جدید میں یا تحریک جدید میں چندہ لیں، پھر آہستہ آہستہ ان کو عادت پڑ جائے گی اور پھر ان کو بھی چندوں کی ادائیگی میں مزا آنے لگے گا اور ایک فکر پیدا ہوگی۔ جیسا کہ ہم میں سے بہت سے ہیں جن کو فکر ہوتی ہے، بہت سارے لوگ خطوں میں لکھتے ہیں کہ بڑی فکر ہے ہم نے اتنا وعدہ کیا ہوا ہے وقف جدید کے چندے کا یا تحریک جدید کے چندے کا اور پورا کرنا ہے، وقت گزر رہا ہے، دعا کریں پورا ہو جائے۔ تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ ہمدردی ہمیں نومبائعین سے بھی ہونی چاہئے اور ان کو بھی چندوں کی عادت ڈالنی چاہئے۔

پھر فرمایا: کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو اس بات کا علم نہیں کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کرلو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے الگ رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے......"

(البدر، جلد ۲ نمبر ۲۶۔ صفحہ ۲۰۱۔ بتاریخ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۳ء)

پھر آپ اپنی ایک رؤیا اور ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"رؤیا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا:

اِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ۔ اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا: اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آجکل روپیہ کی ضرورت ہے۔ لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے اس واسطے جماعت کو چاہئے کہ اس حکم پر توجہ کریں۔

پھر فرمایا کہ: مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے واسطے انڈا دیتی ہے۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ دو پرندے تھے۔ درخت پر ان کا گھونسلہ تھا۔ درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آ گئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے۔ اس کے واسطے ہم کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے۔ اس کے واسطے کیا دعوت تیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا تا کہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز کو سنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۵۸۶،۵۸۷ جدید ایڈیشن)

اب بھی جن لوگوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

اللہ تعالیٰ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹۷، ۴۹۸)

اللہ نہ کرے کہ ہم میں سے ایک بھی ایسی سوچ والا ہو جو سچائی کی روشنی پا کر پھر اندھیروں میں بھٹکنے والا ہو اور گمراہی کی موت مرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

اب گزشتہ سال کے دوران وقف جدید کی مالی قربانیوں کا جائزہ پیش کرتا ہوں۔ مختصر تعارف تو شروع میں وقف جدید کا کروا دیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۵ء میں اس کو تمام ممالک کے لئے جاری فرمایا اس وقت سے ملکوں کا بھی مقابلہ شروع ہوا ہوا ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۴ ممالک اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ ۳۱؍دسمبر ۲۰۰۳ء کو وقف جدید کا چھیالیسواں سال ختم ہوا تھا اور یکم جنوری سے سینتالیسواں سال شروع ہو چکا ہے۔ تو گزشتہ سال کے جو اعداد و شمار ہیں ان کے مطابق وقف جدید کی مد میں کل وصولی ۱۸ لاکھ ۸۰ ہزار پاؤنڈ ہے اور یہ وصولی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳ لاکھ ۷۰ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے گزشتہ سال کی نسبت۔ الحمدللہ۔ اور وقف جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد بھی ۳ لاکھ ۸ ہزار تک پہنچ چکی ہے اور گزشتہ سال کی نسبت ۲۸ ہزار افراد زیادہ شامل ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

گزشتہ سال میں یعنی ۴۶ ویں سال میں وقف جدید میں دنیا بھر کی جماعتوں میں جماعت امریکہ سب سے آگے رہی ہے۔ اس طرح امریکہ اول ہے، پاکستان دوسرے نمبر پہ۔ لیکن گزشتہ سال پاکستان اول تھا اور امریکہ دوسرے نمبر پر تھا اور اس سے ایک سال پہلے بھی امریکہ نمبر ایک تھا اور پاکستان نمبر دو تھا۔ یہ مقابلہ بڑا آپس میں چل رہا ہے دونوں کا۔ لیکن امسال امریکہ نے بہت بڑی Lead دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قائم رکھے۔ امسال انہوں نے قریباً گزشتہ سال کی نسبت ۷۰ فیصد زائد وصولی کی ہے۔ لیکن بہرحال پاکستان ایک غریب ملک ہے اس کے مقابلہ میں اور اس لحاظ سے انہوں نے بھی ترقی کی ہے ۱۲ فیصد وصولی زائد ہوئی ہے۔ جبکہ دو سالوں سے یعنی پچھلے سال بھی انگلستان کی جماعت تیسرے نمبر پر تھی اور امسال بھی تیسرے نمبر پر ہی آئی ہے۔ انہوں نے اسے Maintain رکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اور قدم بڑھانے کی توفیق دے۔

تو اب مجموعی طور پر پہلی دس جماعتیں جو ہیں دنیا کی ان میں (۱) امریکہ، (۲) پاکستان، (۳) برطانیہ، (۴) جرمنی، (۵) کینیڈا، (حالانکہ کینیڈا کی جماعتیں کوشش کریں تو یہ اپنی پوزیشن بہت بہتر کر سکتی ہیں)۔ (۶) بھارت، (۷) انڈونیشیا، (۸) بلجیم، (۹) سوئٹزرلینڈ اور (۱۰) آسٹریلیا۔

اب چندہ دینے کے لحاظ سے بھی امریکہ کی پہلی پوزیشن ہی ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ باقی جماعتوں کو کافی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ان کی توجہ اب مساجد کی تعمیر کی طرف بھی ہوئی ہے۔ اور امریکہ کے ماحول میں مخلصین جماعت میں جو نیکیوں اور قربانیوں میں سبقت لے جانے کی روح پیدا ہوئی ہے خدا کرے کہ یہ قائم رہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان کے سر اللہ تعالیٰ کے حضور اور اس کے آستانے پر جھکے رہیں اور یہ قدم جو آگے بڑھا ہے پیچھے نہ ہٹے۔

امریکہ کی جماعتوں میں بھی، بتا دیتا ہوں بعض دفعہ جماعتوں کو بھی شوق ہوتا ہے کہ ہمارا بھی ذکر ہو جائے۔ تو امریکہ کی جماعتوں میں Silicon Valley اول ہے، لاس اینجلیس دوم اور میری لینڈ نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

پھر پاکستان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء میں اطفال کے سپرد بھی وقف جدید کا کام کیا تھا کہ وہ بھی چندہ دیا کریں۔ اور اس وقت سے وقف جدید میں دفتر اطفال علیحدہ چل رہا ہے۔ تو ان کا علیحدہ علیحدہ موازنہ بھی پیش کر دیتا ہوں۔ بالغان یعنی بڑوں میں پہلی پوزیشن لاہور کی ہے، اور دوسری کراچی کی اور تیسری ربوہ کی۔ اور اطفال میں اول کراچی، دوم لاہور اور سوئم ربوہ۔

اسی طرح اضلاع کی جو قربانیاں ہیں ان میں پاکستان کے اضلاع میں پہلا نمبر ہے اسلام آباد کا، دوسرا راولپنڈی کا، راولپنڈی کا مجموعی قربانیوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت تیزی سے قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے اور یہ قدم بڑھتا چلا جائے۔ پھر تیسرے نمبر پر سیالکوٹ ہے، چوتھے پر فیصل آباد، پانچویں پر گوجرانوالہ، چھٹے پر میر پور خاص، ساتویں پر شیخو پورہ، آٹھویں پر سرگودھا، نویں پر گجرات اور دسویں پر بہاولنگر۔

اسی طرح دفتر اطفال میں اضلاع میں اسلام آباد نمبر ایک پر، سیالکوٹ نمبر دو پر، گوجرانوالہ نمبر تین پر، فیصل آباد نمبر چار پر، راولپنڈی نمبر پانچ پر، شیخو پورہ نمبر چھ پر، میر پور خاص نمبر سات پر، سرگودھا نمبر آٹھ پر، نارووال نمبر نو اور بہاولنگر نمبر دس۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکتیں نازل فرمائے اور مالی قربانیوں کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی مَیں وقف جدید کے سینتالیسویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ آج ایم ٹی اے کے بارہ میں بھی کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ پروگراموں سے سب کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ۷/جنوری کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی با قاعدہ نشریات کو شروع ہوئے دس سال پورے ہو گئے ہیں۔ تو اس عرصہ میں والنٹیئرز نے اس کام کو خوب چلایا ہے اور دنیا حیران ہوتی ہے کہ یہ سب کام رضا کارانہ طور پر بغیر کسی با قاعدہ ٹریننگ کے کس طرح ہوتا ہے لیکن جو خلوص اور جذبہ اور وفا اور لگن ان نا تجربہ کار لوگوں میں ہے ان دنیا داروں کو کیا پتہ کہ ہزاروں پاؤنڈ خرچ کر کے بھی تم نہیں خرید سکتے۔ اس کے لئے تو یہ عہد چاہئے کہ مَیں جان، مال، عزت اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ تو یہ تو وہ پیارے لوگ ہیں، وفاؤں کے پتلے ہیں جو نہ دن دیکھتے ہیں نہ رات۔ ان میں لڑکے بھی ہیں، خواتین بھی ہیں، لڑکیاں بھی ہیں، مرد بھی ہیں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء بھی ہیں اور اپنی ذاتی ملازمتوں اور کام کرنے والے لوگ بھی ہیں جو اپنی رخصتیں بھی ایم ٹی اے کے لئے قربان کرتے ہیں اور اس بات سے خوش ہیں کہ ان کو اپنے وفا کے عہد کو نبھانے کی توفیق مل رہی ہے۔ ان میں سے بہت سوں میں وہ روح بھی ہے جس کی مثال میں نے پہلے دی تھی کہ کیوں ساٹھ روپے اپنی جیب سے خرچ کئے اور ہمیں قربانی کا موقعہ کیوں نہ دیا۔ ان میں سے کچھ تو ہمیں سامنے نظر آ جاتے ہیں جیسے کیمرہ مین ہیں جو اس وقت بھی آپ کو نظر آ رہے ہیں اور خطبے کو آپ تک پہنچا رہے ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو پیچھے رہ کر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور پروگرام بنا رہے ہیں کچھ ان میں سے ایڈیٹنگ وغیرہ کر رہے ہیں، کچھ ریکارڈنگ کر رہے ہیں۔ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھے ہوئے ان نشریات کو پوری دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔ تو یہ تو یہاں کی مرکزی ٹیم کے لوگ ہیں۔

پھر مختلف ممالک میں پروگرام بنانے والے ہیں۔ مختلف ممالک کو اس موقع پر فائدہ اٹھاتے ہوئے، جماعتوں کو یہ بھی کہہ دوں کو جس طرح جماعتوں کی طرف سے پروگرام بن کے آنے چاہئے تھے اس طرح نہیں آ رہے۔ افریقن ممالک سے بہت کم ہیں پروگرام۔ یورپ سے اس طرح نہیں جس طرح آنے چاہئیں۔ ایشیا کے بہت سے ممالک ہیں جہاں مختلف پروگرام بن سکتے ہیں، ڈاکومینٹریز بن سکتی ہیں۔ وہاں کے اور بہت سارے پروگرام ہیں اور ان ملکوں میں جو اس چیز کے ماہرین ہیں بہت سی جگہوں پر ایسے لوگ ہیں جو احمدیوں کے واقف ہیں یا بعض جگہوں پر احمدی خود ہیں، ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے، ان سے مشورہ کیا جا سکتا ہے، پروگراموں میں جدت پیدا کی جا سکتی ہے، نئے نئے پروگرام بنائے جا سکتے ہیں۔ مختلف نوع کے پروگرام بنانے چاہئیں۔ تو یہاں لندن کی ٹیم جس طرح کام کرتی ہے، اگر دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اسی طرح، اس کے علاوہ امریکہ میں بھی ٹیم ہے جو کام کر رہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے، آگے پہنچانے کی حد تک، پروگرام بنانے کی حد تک نہیں۔ تو اگر دنیا کے دوسرے ممالک بھی با قاعدہ کام شروع کر دیں تو عین ممکن ہے کہ ہمارے پاس وقت کم ہو اور کام زیادہ ہوں۔

بہر حال یہ کام تو انشاء اللہ تعالیٰ بڑھے گا اور بڑھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی اسی میں ہے۔ اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے اُس خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں شروع کروایا جس کے منہ سے یہ الفاظ بھی نکلوائے کہ

ساتھ میرے ہے تائید رب الوریٰ

اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تائید رب الوریٰ ہمیشہ کی طرح جماعت کے ساتھ رہے گی اور یہ خدا کا وعدہ ہے جو ہمیشہ پورا ہونا ہے۔ یہ خدا کا وعدہ اپنے پیارے مسیح الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے ہے کہ 'مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'۔ تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ فرمایا کہ مَیں نے یہ کام کرنا ہے تم لوگوں نے تو صرف ہاتھ لگا کر ثواب کمانا ہے۔ وہی لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے والی بات ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید کے یہی نظارے ہم ہر وقت دیکھ رہے ہیں اور ایم ٹی اے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک اب یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ اور جو کمی رہ گئی تھی وہ Asia Sat 3 کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہے۔ پہلے ایشیا میں کم تھا پہلے امریکہ میں بھی اسی طرح۔ پروگرام جن جگہوں پر نہیں پہنچ رہے تھے یا اتنے اچھے سگنل نہیں تھے۔ گزشتہ دنوں امریکہ میں جو طوفان آیا ہے اس سے وہاں کا سیٹلائٹ جس کے ساتھ ہمارا تعلق تھا اس کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اور چند دن پروگرام نہیں آتے رہے۔ اس کے بعد اس کمپنی نے تو کہہ دیا کہ ہم اس کام کو نہیں چلا سکتے آپ کہیں اور بات کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا نیا معاہدہ ایسی کمپنی کے ساتھ ہوا جن کا پھیلاؤ اس سے زیادہ تھا جو پہلے سیٹلائٹ کا تھا اور ان کے سگنل بھی زیادہ مضبوط تھے۔ اور پھر یہ کہ جو خرچ پہلے ہو رہا تھا اس سے کم خرچ پر معاہدہ ہوا۔ تو یہاں تو وہی مثال صادق آتی ہے 'عُدو کو لات راس آ گئی' کہ ٹھیک ہے چار دن کی تکلیف تو برداشت کرنی پڑی ہے لیکن اس سے ہمارے خرچ میں بھی کمی آئی اور پھیلاؤ میں بھی زیادتی ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری پردہ پوشی فرماتا رہے اور تائید و نصرت فرماتا چلا جائے۔ ایم ٹی اے کے کارکنان جو ہیں یہ اپنے لئے بھی دعا کریں اور جماعت بھی ان کے لئے دعا کرے کہ خدا تعالیٰ ان کو خدمت کا موقع دیتا رہے اور ان کے کام کو مزید جلا بخشے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت محنت اور لگن سے کام کر رہے ہیں۔ اور مرکزی ٹیم میں مختلف قوموں کے لوگ ہیں۔ عرب بھی ہیں، بوزنین بھی ہیں، دوسرے یورپ کے لوگ بھی ہیں، پاکستانی قومیت کے لوگ جو یہاں آباد ہوئے ہوئے ہیں وہ بھی ہیں، افریقن بھی ہیں۔ تو اس طرح ہر قوم کے لوگ اسی خدمت کے جذبے سے کام کر رہے ہیں۔

ایک فکر مندی والی خبر بھی ہے۔ بنگلہ دیش میں گزشتہ کچھ عرصہ سے مولویوں نے جماعت کے خلاف فتنہ برپا کیا ہوا تھا اور مساجد پر حملہ وغیرہ بھی ہو رہے تھے۔ اسی طرح رمضان میں ایک احمدی کو شہید بھی کر دیا۔ اب لگتا ہے کہ حکومت بھی ان مولویوں کا ساتھ دینے پر تلی ہوئی ہے اور احمدیوں کے خلاف کچھ قانون پاس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ثبات قدم عطا فرمائے اور دشمنوں کی تدبیر انہی پر لوٹا دے۔ اے اللہ! تو نے کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ آج بھی ہمیں اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھا۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ صبر، حوصلہ اور دعا سے کام لیں۔ ہمارا سہارا صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے حضور جھک جائیں اور جھکے رہیں۔ یہاں تک کہ اس کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آنے شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ابتلا کا یہ دور لمبا نہ کرے اور دشمنوں کی جلد از جلد پکڑ کرے۔ وہاں کی حکومت کو بھی چاہئے کہ ہمسایوں سے سبق لیں اور جو ان کے کام ہیں حکومت چلانے کے وہ چلائیں۔ کسی کے مذہب میں دخل اندازی نہ کریں۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرنا چاہئے۔

❀❀❀.........❀.........❀❀❀

تحریک جدید اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں

بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقعہ تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی اس وقت جماعت کے دل ایسے تھے جیسے چلتے گھوڑے کو جب روکا جائے تو اس کی کیفیت ہوتی ہے۔ (الفضل ۸ فروری ۱۹۳۶ء منقول از ماہنامہ الناصر جرمنی جنوری ۲۰۰۳ء)

نیز فرمایا:

یاد رکھو کہ تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو دور کر دیگا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کی دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکالیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کیلئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک کے مطابق اس عظیم بابرکت تحریک میں اپنی مالی حیثیت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔ اللھم آمین (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

مساجد کے ساتھ وابستہ اس عظیم پیغام کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ مسجد سے ہمیشہ توحید کی آواز بلند ہو اور امن کی تعلیم دی جائے

مسجد احمدیہ پینگاڈی (کیرلہ) کے افتتاح منعقدہ ۳۰ جنوری جمعۃ المبارک کے موقع پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ پیانگاڈی - کیرالہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ نے اللہ کے گھر کی از سر نو تعمیر کی توفیق پائی ہے اور آج اس کے افتتاح کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہایت بابرکت فرمائے۔ اس موقع پر میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکساری کے ساتھ جھکیں اور اس کا شکر بجالائیں کہ اُس نے آپ کو اللہ کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ نیز وہ دُعائیں بھی کریں جو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے گھر کی از سرِ نو تعمیر کے وقت کی تھیں کہ اللہ ہمیں فرمانبردار بنادے اور ہماری اولادوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلا۔ اور عبادت اور قربانیوں کی توفیق بخش۔

یاد رکھیں مساجد خالصۃً خدا تعالیٰ کی عبادت اور اُس کے ذکر کے بلند کرنے کیلئے تعمیر کی جاتی ہیں۔ اس لئے میری آپ کو یہ بھی نصیحت ہے کہ آپ کی اس مسجد سے بھی ہمیشہ ذکر الٰہی بلند ہو۔ نیز اس کے دروازے بلاتمیز رنگ و نسل تمام ان لوگوں کیلئے کھلے رہیں جو خدائے واحد و یگانہ کی چوکھٹ پر جھکنے کیلئے آئیں۔

مساجد کے ساتھ ایک عظیم پیغام وابستہ ہے۔ اس پیغام کو بھی ہمیشہ یاد رکھیں۔ وہ پیغام کیا ہے؟ وہ صلح اور امن کا پیغام ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان عدل اور انصاف کا۔ اخوت اور بھائی چارے کا پیغام ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ جس طرح آسمان پر تمہارا ایک خدا ہے۔ اے ایک خدا کے پوجنے والو تم بھی زمین پر ایک ہو جاؤ اور ہر اُس بات کو ترک کردو جو خدائے واحد و یگانہ کے بندوں کے درمیان تفریق کرتی ہے اور انسان کو انسان سے جدا کرتی ہے۔ مساجد پانچ وقت بلند اذانوں کے ذریعہ اس اَمر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ آپ کا ایک خدا ہے اور آپ سب ایک خدا کے بندے ہیں۔ وہی ایک ذات ہے جو سب کی عبادت کے لائق ہے۔ اس لئے اگر چاہتے ہو کہ ایک ہو جاؤ تو اے آدمؑ کے بیٹو۔ اُس خدائے واحد و یگانہ خدا سے اپنا تعلق جوڑ لو جو سب میں مشترک ہے اور جو سب کا ایک ہی خدا ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے کل عالم کو اسلام اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرما کر جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ آپ اسلام اور بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے۔ خدا کی توحید کو دنیا میں پھیلانے کیلئے اور امن و آشتی کے قیام کیلئے قائم کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شرک سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اُس زندگی کے حاصل کرنے کیلئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کیلئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اُس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۴)

پس مساجد کے ساتھ وابستہ اس عظیم پیغام کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں اور اس مسجد سے ہمیشہ توحید کی آواز بلند ہو اور امن کی تعلیم دی جائے اور اس کے دروازے ہر اُس شخص کیلئے کھلے ہونے چاہئیں جو خالصۃً خدا کی عبادت کیلئے آئے خواہ وہ کسی بھی مذہب۔ کسی بھی رنگ و نسل کا ہو۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو آپ کے ملک کیلئے۔ آپ کے شہر کیلئے تمام احمدیوں کیلئے رحمت و تسکین کا ذریعہ بنائے اور اس میں ہمیشہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت ہو۔ آپ آپس میں پیار اور محبت سے رہیں اور دوسرے بنی نوع انسان سے بھی محبت اور رحمت کا سلوک کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ خدا حافظ و ناصر۔ والسلام

خاکسار مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

باقی صفحہ: (1) پر ملاحظہ فرمائیں

انداز کر دیتے ہیں اور نئے آنے والے جانتے نہیں اس طرح شوریٰ کا وقار مجروح ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جماعت پر یہ عظیم احسان ہے کہ آپ نے دیگر تنظیموں کے ساتھ ساتھ جماعت میں شوریٰ کا نظام بھی قائم فرمایا اور آج یہ نظام عالمی طور پر بڑی وسعت اختیار کر گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خطبہ جمعہ کی ابتداء میں میں نے جس آیت کی تلاوت کی ہے اس میں مومنین کو نماز قائم کرنے عبادات بجالانے اور اطاعت گزار بندے بنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور فرمایا کہ مومنوں کے کام آپسی مشورے سے ہوتے ہیں اور جب ایک فیصلہ پر پہنچ جاتے ہیں تو اللہ نے انہیں جو استعدادیں دی ہیں ان کے مطابق ان فیصلوں کے نفاذ کے لئے اپنی استعدادوں کو حتی المقدور خرچ کرتے ہیں۔ فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں کہ مومنوں پر فرض ہے کہ جب مشورہ مانگا جائے تو محض للہ مشورہ دیں اور پھر مشورہ کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے مکمل تعاون دیں حدیث میں آتا ہے کہ المستشار موتمن جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے ایک اور حدیث ہے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی کسی بھائی سے مشورہ طلب کرے اور وہ بغیر غور و خوض کے سطحی طور پر اس کو مشورہ دے دے تو ایسا شخص خائن ہے فرمایا جب عام گھریلو یا نجی مشوروں کے متعلق ایسا ارشاد ہے تو پھر سوچ لیں کہ جب خلیفہ وقت جماعتی مشوروں کیلئے بلائے تو ہمیں وہ مشورے کسقدر غور و خوض اور دعاؤں کے ساتھ دینے چاہئیں۔

فرمایا نظام خلافت کے بعد دوسرا مقدس ادارہ مجلس شوریٰ ہے اور جب خلیفہ وقت مشوروں کیلئے بلائے تو دیکھیں کسقدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے تو ایسی مجلس میں سوائے استغفار درود شریف دُعاؤں اور مخلصانہ مشوروں کے کوئی بات ذہن میں نہیں آنی چاہئے۔

فرمایا خلیفہ وقت کیلئے ضروری نہیں ہے کہ وہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو من و عن قبول کرے خلیفہ وقت کے سامنے مجلس شوریٰ کی حیثیت صرف ایک سفارش کرنے والے ادارے کی ہے اس لئے مشورے دیتے وقت ہمیشہ اس پہلو کو مدنظر رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں ہے کہ آپ اپنے صحابہ سے سب سے زیادہ مشورہ کرتے تھے اور ان کی بات مانتے بھی تھے لیکن جب کسی امر کا آپ خود فیصلہ فرما لیتے تھے تو پھر اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنے فیصلہ پر قائم ہو جاتے تھے۔ یہی جماعت احمدیہ میں ہے کہ خلیفہ وقت کیلئے ضروری نہیں کہ سب مشورے مان لے شوریٰ صرف مشورہ دینے والا ادارہ ہے اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں آخری فیصلہ کیلئے معاملہ خلیفۂ وقت کے پاس آتا ہے۔ مشورہ دینے والے کا بہرحال فرض ہے کہ نیک نیتی اور اخلاص سے مشورہ دے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ جماعت میں ہمیشہ دینی و دنیوی علوم کے ماہر پیدا فرمائے اور سب سے بڑھ کر عباد الرحمٰن پیدا فرمائے تا کہ نیکی و تقویٰ میں لپٹے ہوئے مشورے ہمیں ملتے رہیں حضور نے فرمایا شوریٰ کے اراکین کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ سارا سال اس بات کی نگرانی بھی کریں کہ شوریٰ کے جن مشوروں کو خلیفۂ وقت کی منظوری حاصل ہو جائے پھر ان پر عملدرآمد کرانے کی کوشش بھی ہو رہی ہے کہ انہیں اگر کسی بات پر عمل نہیں ہو رہا تو ادب کے دائرے میں توجہ دلانی چاہئے۔ خلیفۂ وقت کو بھی لکھا جا سکتا ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھے ہوئے اراکین شوریٰ کو بعض ہدایات سے نوازتے ہوئے فرمایا۔

شوریٰ میں للہ شامل ہوں۔ خالی الذہن ہو کر دعا کے ساتھ شامل ہوں۔ اپنی رائے منوانے پر مصر نہ ہوں دوسرے کی رائے بھی اہم ہو سکتی ہے بحث کا حق نہیں آپ رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔ دوسروں کی رائے غور سے سنیں۔ آزادانہ رائے خالصۃً اللہ کیلئے دیں۔ رائے قائم کرنے کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہ لیں احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے بلکہ واقعات کو مدنظر رکھا جائے وہ بات کریں جس میں دینی فائدہ ہو۔ آپ کی رائے سے پہلے اگر کوئی رائے دے چکا ہو تو ضروری نہیں کہ سٹیج پر آیا جائے۔ مشورہ اللہ کی خاطر ہو تقویٰ مدنظر رکھیں اور دُعا کرتے رہیں کہ اے اللہ ہم تو ہر بات پر مکمل احاطہ نہیں رکھتے تو ہماری مدد فرما اور راہنمائی فرما ہمیں مشورے کی خاطر خلیفۂ وقت نے بلایا ہے تو ہمیں محض اپنے فضل سے صحیح مشورہ کی توفیق دے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کل بروز ہفتہ بعض ممالک کے دورے پر تشریف لے جا رہے ہیں فرمایا بعض ممالک بالکل نئے ہیں جہاں خلافت رابعہ میں جماعتیں قائم ہوئی ہیں تو دورہ کی کامیابی کیلئے اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے اور اسلام کی عالمگیر روحانی فتوحات کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

☆ ☆ ☆

قسط 2 آخری

سیرت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیروں سے حسن سلوک کے آئینہ میں

تقریر سلطان احمد ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۲۰۰۳ء

سچی بات تو یہ ہے کہ آپکو اپنے نفس کی خاطر کسی سے دشمنی نہ تھی۔ دشمنی تھی تو حق کی خاطر باطل سے تھی۔ جب باطل حق کے مقابل صف آرا ہوتا تو آپ اس باطل کا سر کچلنے کیلئے ایک بہادر جرنیل کی طرح سب سے آگے ہوتے لیکن جنگ کے دائرہ سے باہر آپ سرتاپا متواضع اور ہر ایک فرد بشر سے خواہ وہ دوست ہو یا دشمن نیک سے نیک سلوک کرنے کو تیار رہتے حضورؑ کیا خوب فرماتے ہیں۔

خیر خواہی میں جہاں کی خوں کیا ہم نے جگر
جنگ بھی تھی صلح کی نیت سے اور کیں سے فرار

آپ کے چچازاد بھائی مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین نہ صرف بے دین اور دنیادار طبیعت کے مالک تھے بلکہ ان کے خیالات پر دہریت اور الحاد کا غلبہ تھا اور اسی وجہ سے حضور کی مخالفت ان کا روزانہ کا مشغلہ تھا جب مسجد مبارک کے راستہ میں انہوں نے دیوار کھینچ دی جس سے آپ اور آپ کی قلیل جماعت کو سخت مصیبت کا سامنا ہوا گویا آپ قید کے بغیر ہی قید ہوکر رہ گئے اور ملاقاتیوں اور نمازیوں کو بہت بڑا چکر کاٹ کر ہندو بازار سے ہوکر آنا پڑتا تھا ان حالات سے مجبور ہوکر وکلاء کے مشورہ سے قانونی چارہ جوئی کرنی پڑی اور ایک سال آٹھ ماہ تک یہ تکلیف دہ مقدمہ چلتا رہا بالآخر خدائی بشارت کے مطابق آپ کو فتح حاصل ہوئی اور یہ دیوار اسی شخص کے ذریعہ جس نے تعمیر کی تھی گروائی گئی اس موقعہ پر حضور علیہ السلام کے وکیل نے حضورؑ سے اجازت ہی نہیں بلکہ اطلاع کئے بغیر مرزا امام الدین و نظام الدین کے خلاف خرچہ کی ڈگری حاصل کر کے قرقی کا حکم جاری کروالیا۔ تو اس پر ان دونوں بھائیوں نے حضور کی خدمت میں خرچہ معاف کر دینے کی درخواست کی۔ اس طرح جب حضور علیہ السلام کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ اپنے وکیل پر سخت خفا ہوئے کہ میری اجازت کے بغیر خرچہ کی ڈگری کیوں کرائی گئی؟ اسے فوراً واپس لیا جائے اور دوسری طرف ان دونوں بھائیوں کو لکھا کہ آپ مطمئن رہیں کوئی قرقی نہ ہوگی یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔

یہ غور کا مقام ہے کہ دشمن حضور اور آپ کی جماعت کو تنگ کرنے کیلئے ناخنوں تک کا زور لگا دیتا ہے اور جب وہ ناکام ہو جاتا ہے اور حضور کے علم کے بغیر ان پر خرچہ کا بوجھ ڈالا جاتا ہے تو وہ بھاگتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ظالم ہوتے ہوئے بھی یہ گلہ کرتے ہیں کہ ہم پر بوجھ کیوں ڈالا گیا ہے اور حضور علیہ السلام ہیں کہ مظلوم ہوتے ہوئے بھی معذرت کرتے ہیں کہ یہ سب میرے علم کے بغیر ہوا ہے اور اپنی طرف سے ہر طرح کے نیک سلوک کا بھروسہ دلاتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ یہ سلوک آپ نے اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے اس عدیم المثال سلوک کی پیروی میں کیا تھا جبکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت اپنے مغلوب و مفتوح دشمنوں کو یہ کہہ کر معاف فرما دیا تھا کہ

اذهبوا انتم الطلقاء لا تثريب عليكم اليوم

کہ جاؤ تم آزاد ہو میری طرف سے تم پر کوئی گرفت نہیں

اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ امرتسر کے میڈیکل مشن کے پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے 1897 میں حضور علیہ السلام پر اقدام قتل کا مقدمہ دائر کیا اس مقدمہ کی سماعت میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کپتان ڈگلس جو خود ایک عیسائی تھا نے اس مقدمہ کو محض جھوٹا اور بناوٹی پایا اور آپ کو باعزت بری قرار دیا۔

یہ مقدمہ اقدام قتل کا مقدمہ تھا جس کی سزا یا تو سزائے موت یا عمر قید ہوسکتی تھی ایسا سنگین مقدمہ اور اسکو دائر کرنے والا بھی آپ کا شدید معاند جس نے آپ کو اس جھوٹے مقدمہ میں پھنسانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور جھوٹے گواہ پیش کئے اگر کوئی اور ہوتا تو ایسے خطرناک دشمن سے بدلہ لینے کیلئے ضرور مقدمہ چلاتا مگر جب یہی بات کپتان ڈگلس نے حضور علیہ السلام سے دریافت کی تو حضورؑ نے فرمایا

میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا۔ میرا مقدمہ آسمان پر ہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود حصہ اوّل صفحہ ۱۰۷)

اسی طرح میرٹھ شہر کے ایک شخص احمد حسین شوکت نامی نے ایک اخبار شحنۂ ہند جاری کیا ہوا تھا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں اس نے اپنے اخبار کا ضمیمہ جاری کیا۔ جس میں ہر قسم کے گندے مضامین شائع کرتا اور اس طرح پر جماعت کی دلازاری کرتا۔ میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے تکلیف ہوتی کیونکہ وہاں سے ہی یہ گندہ پرچہ نکلتا تھا 12 اکتوبر 1902 کا واقعہ ہے کہ میرٹھ کی جماعت کے صدر مکرم شیخ عبدالرشید صاحب نے حضور اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنۂ ہند کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں۔ اسپر سیدنا حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

''ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہوگا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں۔ اس لئے صبر اور برداشت سے کام لیں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود حصہ اوّل صفحہ 106)

؎ تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو انکو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار

حاضرین کرام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ قادیان کے غیر مسلم افراد کی عیادت و خبر گیری کیلئے خود تشریف لے جاتے چنانچہ لالہ شرمپت ایک مرتبہ سخت بیمار ہوگئے ان کے پیٹ پر خطرناک قسم کا پھوڑا نکل آیا اور وہ سخت گھبرا گئے حضور کو علم ہوا تو آپ خود انکی عیادت کیلئے انکے تنگ و تاریک مکان میں تشریف لے جاتے اسلام کا مخالف ہونے کے باوجود وہ عرض کرتا کہ ''حضرت جی میرے لئے دعا کریں آپ ان کے لئے دعا کرتے تسلی دیتے اور علاج کیلئے ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کو مقرر کیا اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا کہ لالہ صاحب صحتیاب ہوگئے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک آریہ ملاوامل نام مرض دق میں مبتلا ہوگیا اور آثار نومیدی ظاہر ہوتے جاتے تھے اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک زہریلہ سانپ اس کو کاٹ گیا وہ ایک دن اپنی زندگی سے نومید ہوکر میرے پاس آکر رویا میں نے اسکے حق میں دعا کی تو جواب آیا۔ قلنا یانار کونی بردًا و سلامًا یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہو جا۔ چنانچہ بعد اس کے وہ ایک ہفتہ میں اچھا ہوگیا اور اب تک زندہ موجود ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 277)

یہ بظاہر چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق عالیہ اور بلند کردار کا ان سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا یہ پہلو صرف غیروں سے حسن سلوک کے واقعات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ نے قرآن کریم کی حسین تعلیم پر مشتمل ایسے جامع اصول وضع فرمائے جن پر عمل پیرا ہوکر مذاہب عالم اپنے مابین ایک موافقت کی فضا پیدا کرسکتے ہیں۔ اور خوشگوار رواداری کا ماحول قائم کرسکتے ہیں جس کے نتیجہ میں ملک اور قوم امن و شانتی کا گہوارا بنکر ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہوسکتے ہیں۔

چنانچہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں تحریر فرماتے ہیں۔

''ہم اس بات کو بھی افسوس کے ساتھ لکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی بادشاہوں کے وقت میں سکھ صاحبوں سے اس حکومت نے کچھ نزاعیں کیں یا لڑائیاں ہوئیں تو یہ تمام باتیں درحقیقت دنیوی امور تھے اور نفسانیت کے تقاضے سے انکی ترقی ہوئی تھی اور دنیا پرستی نے ایسی نزاعوں کو باہم بڑھا دیا تھا مگر دنیا پرستوں پر افسوس کا مقام نہیں ہوتا بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی ...... ہر ایک فریق کے نیک اور شریف آدمی کو چاہئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لاکر خواہ مخواہ ان کے کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لیں وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے تمہیں چاہئے کہ اپنی کھیتی میں انکے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں ایسا کر چکے ہیں۔ (ست بچن)

دور حاضر میں ایک دوسری وجہ جو آپسی منافرت کا باعث بنتی ہے وہ یہ ہے کہ ہر مذہب کا پیرو اپنے مذہب کو سچا اور اپنے انبیاء کو سب سے افضل سمجھتا ہے اور دوسرے مذہب کی تذلیل سے اکثر فتنہ و فساد تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اگرچہ یہ خوبصورت تعلیم قرآن مجید میں پہلے سے موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں اپنے ہادی مبعوث فرمائے ہیں مگر مسلمان اس سے ناآشنا تھے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے اس اصول کے ذریعہ ہر قوم کے مقدس بزرگان اور مقدس تعلیم کی عزت کو محفوظ

کر دیا حضورؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

’’یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور کروڑہا دلوں میں انکی عزت وعظمت بٹھا دی اور انکے مذہب کی جڑ قائم کردی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جنکی سوانح اس اصول کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۷)

آپ ہندو مذہب کے مشہور مصلح حضرت کرشن علیہ السلام کی پاکبازی کے متعلق برملا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔’’ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر (خدا کی طرف سے) ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی وہ اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا وہ خدا کی طرف سے بااقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔

(لیکچر سیالکوٹ)

یہی نہیں سکھ مذہب کے بانی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی صدق دلی اور نیکی کا اعتراف کرتے ہوئے جلی الفاظ میں تحریر فرمایا

بابا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے

(رسالہ پیغام صلح)

اسی رسالہ پیغام صلح میں جو آپ نے اپنی وفات سے صرف تین دن قبل تصنیف فرمایا۔

آپ نے ہندوستان کی دو عظیم قوموں ہندو اور مسلمانوں کے سامنے قرآنی تعلیم کے مطابق یہ تین اصول پیش فرمائے کہ۔

۱۔ ہر قوم ایک دوسرے کے نبیوں۔ رشیوں اور اوتاروں کی عزت کرے۔

۲۔ ایسے امور سے اجتناب کیا جائے جس سے کسی قوم کے مذہبی جذبات کی دلشکنی ہوتی ہو۔

۳۔ ہندو اور مسلمان یہ خیال دل سے نکال دیں کہ وہ ایک دوسرے کو اس ملک سے نکالدیں گے انہیں ایک دوسرے پر کامل اعتماد اور یقین کرتے ہوئے اسی ملک میں بھائیوں کی طرح امن واتحاد سے رہنا ہوگا۔

یہ وہ سنہری اصول ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم اپنے پیارے وطن بھارت کو امن وامان اور شانتی کا گہوارا بنا سکتے ہیں اور پیار ومحبت کے ساتھ ایک دوسرے سے مل کر رہ سکتے ہیں۔

یہ سب اس امام الزماں مسیح موعود علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ اور اصول جمیلہ ہیں جو اس نبی ہاشمی افضل الرسل سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کا نمونہ ہیں جس نے ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کا نقشہ کھینچ کر دکھایا۔

آپ فرماتے ہیں

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام راہوں پر چلنے اور ان اوصاف کریمانہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللھم آمین۔

محترم ماسٹر اکرم محمد صاحب مرحوم عرف باؤ رام کا ذکر خیر

پنجاب کے نومبائعین میں پہلے موصی

خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی رہنمائی میں دنیا بھر میں جن نامساعد حالات اور ہر قسم کی مخالفت کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ جماعت احمدیہ نے فریضہ دعوت الی اللہ ادا کیا ہے اس کے نتیجہ میں بے شمار شیریں ثمرات ملے ہیں یہ حیران کن ترقی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں بھی خدا نے اس شجر احمدیت کو بے شمار روحانی پھل عطا کئے ہیں۔ پنجاب، ہماچل اور ہریانہ کے گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ میں بھی دعوت الی اللہ کا پیغام جماعت احمدیہ قادیان کو پہنچانے کی توفیق ملی۔ یہاں بھی بڑی کثرت سے پھل عطا ہوئے جن میں محترم ماسٹر اکرم محمد صاحب مرحوم قابل ذکر ہیں۔ جنہیں خدا نے قبول احمدیت کی توفیق عطا کی۔ مرحوم بڑی دلیری اور جرأت کے ساتھ اپنے علاقہ میں تبلیغ کرتے رہے۔ اور متعدد بار خود بھی اور دوسرے افراد کو قادیان جلسہ سالانہ پر اور اجتماعات پر نیز تربیتی کلاسز میں نومبائعین کو شامل کرنے کیلئے لاتے رہے۔

خاکسار نے ضلع بھٹنڈا اور ہریانہ میں مرحوم کے ساتھ متعدد بار دعوت الی اللہ کا دورہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان علاقوں میں ہر دورہ میں سینکڑوں کی تعداد میں روحانی پھل عطا ہوئے۔ ان علاقوں میں مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم سابق نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل اور مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ناصر نے بھی کئی مرتبہ دورہ کیا۔ اگرچہ یہاں مخالفت بھی ہوئی اور کچھ افراد نے کمزوری بھی دکھلائی لیکن مکرم ماسٹر صاحب مرحوم نے استقامت دکھائی۔ تبلیغی دوروں میں خدا نے کئی مرتبہ مشکل حالات میں ہماری خاص مدد کی اور غیر معمولی طور پر ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھا اور دشمن کو اُس کے منصوبے میں ناکام ونامراد رکھا ان تمام واقعات کو تفصیل سے اس وقت بیان کرنا مشکل ہے۔

مرحوم ماسٹر صاحب کا مختصر اتعارف اس طرح ہے آپ ۲۰؍مئی ۱۹۳۸ء کو ایک مسلم گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد ایک ہندو دوست کے زیر اثر رہے پھر سکھ مذہب کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرتے رہے اور اسلام کے متعلق بھی تحقیق جاری رکھی۔ چنانچہ کافی عرصہ اس طرح گزار دیا۔ مرحوم نے ۱۹۶۴ء میں خواب میں بہشتی مقبرہ دیکھا لیکن کچھ سمجھ نہ سکے۔ بہت سے علاقوں میں پھرتے رہے پاکستان بھی ویزے پر گئے۔ وہاں پر ان کی پگڑی کو دیکھ کر انہیں مسجد سے باہر نکال دیا گیا کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ مرحوم انہیں کہتے میں تو مسلمان ہوں مگر وہ مانتے نہیں تھے۔ خیر بیعت کرنے کے بعد جب یہ قادیان پہلی مرتبہ آئے اور بہشتی مقبرہ دیکھا تو مجھے کہنے لگے کہ یہ تو میں نے بہت پہلے خواب میں دیکھا تھا میری تو خواب آج پوری ہوگئی ہے اور حقیقت کو میں نے پالیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے وصیت کی۔ پھر ان کی بیوی محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے بھی وصیت کی۔ اس طرح یہ دونوں پہلے نومبائع موصی بنے ہیں۔

مرحوم چھ سال سے سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد پوری طرح تبلیغی کام میں جٹ گئے تھے پھر تربیتی امور میں بھی دلچسپی لیتے رہے اور قادیان کے تمام تبلیغی وتربیتی پروگراموں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مرحوم کو آخری دو سال متواتر ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد مبارک میں اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی اور نومبائعین میں بھی آپ ہی کو پہلے یہ سعادت نصیب ہوئی ہے۔

موصوف بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ قادیان سے اور قادیان کے درویشان کرام اور دیگر احباب سے کافی لگاؤ تھا۔ اس لئے جب بھی وہ یہاں آتے تو اپنے واقف کاروں سے ضرور ملتے اور خیر وعافیت دریافت کر لیتے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم، مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش، مکرم مولوی محمد احمد صاحب درویش سے ضرور ملاقات کرتے اور ان سے بہت سی دینی معلومات حاصل کرتے۔ ۲۰۰۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے نومبائعین کو قادیان ساتھ لائے۔ ان نومبائعین میں سے کچھ افراد کو اپنے ساتھ ہمارے گھر بھی لائے۔ اپنی جیب سے شوگر اور Hypertension کی دوائی نکال کر کھانے لگے۔ میں نے کہا کہ آپ کیلئے ایک دیسی دوائی منگوائی ہے۔ کہنے لگے کہ دوائی آگئی ہے تو پھر میری عمر بڑھ گئی ہے۔ لیکن یہ کیا معلوم تھا کہ ان کی یہ بات بالکل سچ ہو جائیگی۔

مورخہ ۰۴-۱-۳ کو بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ محترم ماسٹر صاحب بعد نماز فجر راہی ملک بقا ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترم ماسٹر صاحب مرحوم کی نعش کو سکھوں ضلع بھٹنڈہ سے قادیان لایا گیا۔ ان کے بھائی محترم ذکریا خان صاحب اور ان کے اہل وعیال اور محترم ماسٹر صاحب مرحوم کی بیوہ بھی قادیان آئیں۔ ان کے اقارب کے علاوہ مکرم ماسٹر گوردیو سنگھ صاحب ۴۴

۴۴

چٹھہ اور ان کے ایک ساتھی بھی ساتھ آئے۔ بعض افراد نے مرحوم کی نعش کو قادیان لانے میں رکاوٹ پیدا کی۔ مگر سرپنچ صاحب پنچایت اور دیگر افراد نے بھرپور تعاون دیا۔

ماسٹر گوردیو سنگھ صاحب جو مرحوم کے ساتھ ۲۹ سال کام کرتے رہے۔ کہتے ہیں کہ ماسٹر اکرم صاحب جب سے قادیان کی جماعت میں شامل ہوئے یہ تو اڑنے لگے ہیں ایک خاص تبدیلی آگئی ہے۔ قادیان اور جماعت کے احباب کی محبت اور اخلاص کی قدر کی۔ محترم چٹھا صاحب کے علاوہ محترم ماسٹر لابھ سنگھ صاحب محترم بھولا سنگھ صاحب مکرم دھرم داس صاحب مکرم کھر سنگھ صاحب، مکرم گورمیت سنگھ صاحب موجودہ سرپنچ اور محترم پورن سنگھ صاحب سابق سرپنچ اور جملہ سکھوں گاؤں ضلع بھٹنڈہ کے افراد محترم ماسٹر اکرم محمد صاحب کی اچانک وفات پر بہت غمگین اور افسردہ تھے۔ میں نے بعض سکھ احباب کو ان کے غم میں آبدیدہ دیکھا۔ درحقیقت مرحوم سے یہاں کے احباب دلی محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔

مورخہ ۴؍جنوری ۲۰۰۴ء کو صبح ساڑھے دس بجے جنازہ گاہ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں قادیان کے افراد نے شرکت کی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور جماعت میں ایک کامیاب داعی الی اللہ کے خلاء کو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے پُر کرے۔ آمین

(دلاور خان قائد ایثار مجلس انصار اللہ بھارت)

☆☆☆

کیرلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ورود مسعود اور مصروفیات

چار مساجد کا افتتاح۔ دو مساجد کیلئے تنصیب سنگِ بنیاد۔ دیگر مختلف جماعتی تقریبات میں شرکت

رپورٹ۔ محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۲۸؍جنوری ۲۰۰۴ء بروز بدھوار صبح ساڑھے گیارہ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ مع محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کالیکٹ ایئر پورٹ میں ورود فرما ہوئے۔ ایئر پورٹ پر کیرلہ کی اکثر جماعتوں کے نمائندگان اور مستورات نے دونوں بزرگوں کا نہایت پُرتپاک اور پُرخلوص استقبال کیا اس کے بعد طیرانگاہ سے کالیکٹ کی قیام گاہ تک تیس کیلومیٹر کے راستے سے تیس موٹر کاروں اور اتنی ہی موٹر بائیکوں کے ذریعہ آپ ایک جلوس کی شکل میں روانہ ہوئے۔ قیام گاہ میں بھی بہت سارے احباب ومستورات نے آپ دونوں کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈہ میں محترم صوبائی امیر صاحب نے محترم صاحبزادہ صاحب کی اور محترمہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرلہ اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کالیکٹ نے گل پوشی کی۔

اسی دن بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو مخاطب فرماتے ہوئے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

کوڈالی و کینانور ٹاؤن

دوسرے دن کالیکٹ سے کئی موٹر کاروں کی معیت میں آپ مع اہلیہ صاحبہ محترمہ کوڈالی کیلئے روانہ ہوئے۔ اسی مقام میں ۱۹۹۶ء کو محترم موصوف نے فضل عمر سیکنڈری سکول کیلئے سنگ بنیاد تنصیب فرمائی تھی۔ اب اس جگہ سہ منزلہ عظیم الشان عمارت کھڑی ہے۔ جہاں دسویں جماعت تک سکنڈری سکول نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ سکول کا معائنہ فرمانے کے بعد کوڈالی سے کینانور ٹاؤن کیلئے روانہ ہوئے۔

مسجد احمدیہ کے باہر سینکڑوں احباب و مستورات نے اپنے قابل احترام مہمانوں کا نعرۂ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک وسیع و عریض لیکچر ہال کا افتتاح اجتماعی دُعا کے ساتھ فرمایا۔ بعد ازاں مسجد احمدیہ میں محترم اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر کیرلہ کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں مہمانِ خصوصی نے نہایت ایمان افروز واقعات کی روشنی میں جماعت پر نازل ہونے والی عظیم نعمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے کی طرف توجہ دلائی۔

یہاں کی کامیاب تقریب کے بعد قافلہ پینگاڈی کی طرف روانہ ہوا۔

پینگاڈی: خدا کے فضل سے کینانور پینگاڈی اور کوڑالی کیرلہ کی ابتدائی قدیم جماعتیں ہیں۔ پینگاڈی میں ۱۹۱۹ء میں جماعت قائم ہوئی تھی اور ۱۹۲۰ میں یہاں کیرلہ کی پہلی احمدیہ مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ پھر بڑی مسجد تعمیر کی گئی تھی۔ باوجود اس کی وسعت کے پھر مسجد چھوٹی نظر آنے لگی۔ چنانچہ اب پھر نہایت وسیع وعریض اور بہت خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی۔ جس پر ۴۵ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اِس عظیم الشان مسجد کے افتتاح کیلئے ۳۰ جنوری کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۲۹ جنوری کی رات کے گیارہ بجے محترم صاحبزادہ صاحب مع قافلہ پینگاڈی پہنچے محترم صدر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پینگاڈی کی زیر قیادت سینکڑوں احباب ومستورات نے نہایت شاندار رنگ میں محترم صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ ناصرات کی بچیوں نے نہایت خوش الحانی سے ترانہ گا کر محترمہ آپا جان کو خوش آمدید کہا۔

دوسرے دن محترم صاحبزادہ صاحب نے پینگاڈی فضل عمر سکنڈری سکول کا معائنہ فرمایا۔ اس عمارت کا سنگ بنیاد بھی آپ نے ۱۹۹۶ء میں رکھا تھا۔

اسی دن بروز جمعۃ المبارک حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کے بعد مسجد کا دروازہ کھول کر اس کا افتتاح فرمایا اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

آپ نے مساجد کی اہمیت مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جنت کی خوشخبری کا ذکر فرمایا۔

اسی دن شام کو مسجد احمدیہ کے وسیع وعریض احاطہ میں محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت ''قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری'' کے عنوان پر منعقدہ جلسہ عام کا محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاح فرمایا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی اور مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب کے خطبہ استقبالیہ کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے اِس مسجد کے افتتاح کے موقعہ کیلئے ازراہ کرم ارسال فرمایا تھا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا نام طاہر مسجد تجویز فرمایا ہے۔ صدارتی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے قومی یکجہتی کیلئے عالمگیر سطح پر جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کا ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح میں سے اقتباسات پیش فرمائے۔ آپ کی تقریر تمام احمدیوں کے علاوہ مختلف مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے سامعین نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سُنی۔ اس کے بعد اِس علاقہ کے عیسائی بشپ ڈاکٹر ورگیس۔ اور سوامی ویدارت نے خطاب کیا دونوں مقررین نے اِس بات کا اظہار کیا کہ یہ پیار و محبت کی تقریب اُن کی زندگی میں کبھی بھی فراموش نہیں ہو سکتی۔ نیز جماعت احمدیہ کی امن بخش تعلیمات اور اس کی عالمگیر سرگرمیوں کو سراہا۔ آخر میں خاکسار نے محبت الٰہی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے بارے میں اسلام ہندو مذہب اور عیسائیت کی تعلیمات پیش کر کے اِس زمانہ میں مذہبی رواداری اور قومی یکجہتی کی ضرورت پر زور دیا۔ ادائیگی شکریہ کے بعد یہ جلسہ عام نہایت خیروخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

مرکرہ: دوسرے دن صبح گیارہ بجے پینگاڈی سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب صوبہ کرناٹک کے ضلع کورگ میں واقع مرکرہ میں محترم صاحبزادہ صاحب مع بیگم صاحبہ و اراکین وفد پہنچے۔ یہاں تعمیر شدہ نہایت عالی شان اور خوبصورت مسجد کا افتتاح محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد کے باہر ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ محترم شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک کی زیر صدارت ہوئے جلسہ عام کو محترم صاحبزادہ صاحب نے مخاطب فرمایا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون محترم اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر کیرلہ مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور خاکسار نے مخاطب کیا۔

مٹانور: دوسرے دن صبح گیارہ بجے مرکرہ سے روانہ ہو کر بعد دوپہر دو بجے مٹانور (کیرلہ) میں پہنچے۔ یہاں شام ۴ بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ محترم صوبائی امیر صاحب کیرلہ کی زیر صدارت منعقدہ افتتاحی تقریب کو مخاطب فرماتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام احباب کو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدا کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے بھی مختصر تقریر کی۔

عید الاضحیٰ: محترم صاحبزادہ صاحب نے عید الاضحیٰ کی نماز مورخہ ۲ فروری کو کالیکٹ میں پڑھائی۔ اور قربانی کے فلسفہ کے بارے میں ایک جامع خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد تمام احباب نے قطار میں کھڑے ہو کر محترم صاحبزادہ صاحب سے اور مستورات نے محترمہ آپا جان سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

کرولائی: مورخہ ۳ فروری کی صبح کالیکٹ سے روانہ ہو کر مسجد احمدیہ پتہ پیریم کے استقبالیہ میں شرکت فرمانے کے بعد وفد دوپہر کے وقت کرولائی میں پہنچا۔ وہاں محترم صاحبزادہ صاحب نے مختصر خطاب فرمانے کے بعد کرولائی کے فضل عمر سیکنڈری سکول کا معائنہ فرمایا اس سہ منزلہ عمارت کا سنگ بنیاد بھی آپ نے ۱۹۹۶ء میں رکھا تھا۔ شام کو کرولائی سے روانہ ہو کر جماعت احمدیہ وانیم بلم کے استقبالیہ میں شرکت کرنے کے بعد اراکین وفد رات کے ڈیڑھ بجے ایرناکلم میں پہنچے۔

ایرناکلم: مورخہ ۴ فروری شام کو یہاں تعمیر ہونے والی عظیم مسجد کی عمارت کیلئے محترم صاحبزادہ صاحب نے سنگ بنیاد رکھ کر دُعا کی۔ اس کے بعد محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس کو محترم موصوف نے مخاطب کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی عظیم قربانیوں اور ان کی قبولیت کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی قمر الدین صاحب معلم نے خطاب کیا قبل ازیں مکرم احمد کبیر صاحب صدر جماعت نے استقبالیہ خطاب کیا تھا۔

کاکاناڈ: مورخہ ۵ فروری دوپہر کو کاکاناڈ میں نئی تعمیر شدہ نہایت خوبصورت مسجد کا محترم حضرت میاں صاحب نے افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں مولوی شریف احمد صاحب معلم نے جماعت احمدیہ کاکاناڈ کی مختصر تاریخ سنائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے اور مکرم مولوی محمد نجیب خان صاحب نے خطاب کیا۔ اس تقریب کے بعد شام کو یہاں سے چاواگھاٹ کیلئے روانہ

باقی صفحہ: (14) پر ملاحظہ فرمائیں

سنگ بٹولی (ہماچل) کے دھرم سمیلن میں احمدی نمائندگان کی شمولیت

۲۹ر اکتوبر تا ۶ نومبر ۲۰۰۳ء نو روزہ ایک مذہبی اجتماع وست سنگ ہندو مذہب کی طرف سے ہماچل کے ضلع کانگڑا کے موضع سنگ بٹولی میں منعقد ہوا اس تقریب میں جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا گیا تا کہ جماعت احمدیہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایسی محبت و بھائی چارے اور امن کی تعلیم کے بارے میں بتائیں طے شدہ پروگرام کے مطابق ہر روز ان کے اپنے پروگراموں کے علاوہ جماعت احمدیہ کے اسکالرز کی بھی ایک تقریب ہوتی رہی۔

چنانچہ علی الترتیب محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، محترم مولوی عطاء الٰہی احسن غوری صاحب، محترم مولوی عنایت اللہ صاحب، محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان، محترم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب، محترم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز، محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم، اور محترم مولوی مظفر احمد صاحب امروہی نے توحید باری تعالیٰ اسلامی رواداری اور پیشوایان مذاہب کا احترام اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ قیام امن اور خدمت انسانی کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

فری ہومیو پیتھی وایلو پیتھی میڈیکل کیمپ

جماعت احمدیہ ہماچل کی طرف سے سنگ بٹولی میں نو روزہ مفت میڈیکل کیمپ لگایا گیا یہ ہومیو اور ایلو پیتھی ادویات پر مشتمل تھا الحمدللہ اس سے بنی نوع نے بہت فائدہ اُٹھایا قریباً تین ہزار افراد کو اس کیمپ سے مفت ادویات دی گئیں۔ اس کیمپ میں درج ذیل ڈاکٹر صاحبان نے خدمت کی۔ ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب D.H.M.S. انچارج کیمپ، ڈاکٹر طارق احمد S.M.O. احمدیہ شفاخانہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب مبارک ڈاکٹر دلاور خان صاحب ڈاکٹر شکیل احمد صاحب اعظم، ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر، ڈاکٹر فروز الدین صاحب، ڈاکٹر ریحان احمد صاحب، ڈاکٹر عبدالمنان صاحب عاجز خاکسار رفیق احمد عاجز عزیز صباح الدین اور ستار صاحب کا نجات جامعہ احمدیہ قادیان، آشرم کے طلباء طالبات نے بھی تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ نادون ہماچل)

خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ اڑیسہ کا اجتماع

مورخہ ۲۶-۱-۰۴ کو بعد نماز ظہر و عصر جامعہ مسجد کوسمبی میں سونگڑہ کے خدام واطفال کا لوکل اجتماع ہوا۔ بعدہٗ ایک تربیتی جلسہ مکرم میر عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم سید انوار الدین احمد صاحب، مکرم شیخ یعقوب علی صاحب خاکسار سید فضل مومن، مکرم ایس اے کیو سیف الدین صاحب، مکرم میر کمال الدین صاحب اور صدر محترم نے تقریر کی۔ بعدہٗ شیرینی تقسیم کی گئی۔ آخر پر ڈاکومینٹری فلم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ دکھائی گئی جس میں عورتوں اور مردوں کیلئے انتظام تھا۔ خدا کے فضل سے جلسہ بابرکت رہا۔ (سید فضل مومن قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ)

تربیتی اجلاسات لجنہ اماء اللہ سرکل مرشد آباد و بنگال

برہم پور: مورخہ ۱۶-۱۱-۰۳ کو صدر صاحبہ لجنہ برہم پور کے زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن ونظم کے بعد خاکسارہ نے عہد دہرایا۔ مکرمہ جنت الفردوس صاحبہ مکرمہ عائشہ خاتون صاحبہ اور آخر پر صدر صاحبہ نے خطاب کیا۔ ۲۳-۱-۰۴ کو بھی صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں عائشہ خاتون صاحبہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

گاتھلہ: مورخہ ۷-۱۲-۰۳ کو بعد نماز ظہر خاکسارہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت نظم اور عہد کے بعد مکرمہ افروزہ بیگم صاحبہ مکرمہ کاددلی بانو صاحبہ، مکرم شیخ محمد علی صاحب سرکل انچارج اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ تقریباً ۳۰ سے زائد لجنہ حاضر تھیں۔

ابراہیم پور: مورخہ ۱۵-۱-۰۴ کو لجنہ اماء اللہ ابراہیم پور نے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا اجلاس کی صدارت خاکسارہ نے کی۔ تلاوت عہد نامہ کے بعد مکرمہ لال بانو بیگم صاحبہ صدر لجنہ ابراہیم پور اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ ۷۰ سے زائد لجنہ و ناصرات حاضر تھیں۔

حسنہ آباد: مورخہ ۱۳-۱۱-۰۳ کو مکرمہ جنت بی بی صاحبہ کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم کے بعد صدر اجلاس کے خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس میں ۱۵ لجنات حاضر تھی۔

(محفوظہ خاتون سیکرٹری مال مالدا)

جلسہ تحریک جدید

مورخہ ۲۴ر ستمبر کو مسجد احمدیہ سونگڑہ میں جلسہ تحریک جدید مکرم سید انوار الدین احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سونگڑہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض وغایت اس کی اہمیت و برکت بیان کی بعدہٗ مکرم مطلوب احمد صاحب نے مکرم کمال الدین صاحب نے تقریر کی۔ مکرم سید فضل رحیم صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے شکریہ ادا کیا۔ (سید فضل رحیم احمدی سونگڑہ)

ستائیس ویں چنئی بک فیر میں جماعت احمدیہ چنئی کا سٹال

جنوبی ہند کے بک سیلرز اینڈ پبلشرز ایسوسی ایشن ہر سال چنئی کے وسط شہر میں واقع قائد ملت آرٹس کالج کے میدان میں نمائش کتب منعقد کرتی ہے امسال ماہ جنوری میں منعقدہ بک فیر میں ۳۱۰ ناشران اور تاجران کتب نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ تامل ناڈو کے متعدد مشہور روزنامہ اور ہفت روزہ کے ادارہ جات کے بھی سٹال لگے ہوئے تھے۔ اس عظیم بک فیئر میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ چنئی گذشتہ ۱۵ سال سے مسلسل شرکت کرتی آرہی ہے۔ امسال خدا کے فضل سے احمدیہ بک سٹال نہایت ہی خوبصورت اور دلکش رنگ میں سجایا گیا تھا۔ امسال احمدیہ بک سٹال میں خدا کے فضل سے کافی نئی کتب نئی اشاعت شامل تھیں خاص طور پر قرآن کریم کا تامل ترجمہ کا نیا ایڈیشن کافی تعداد میں فروخت ہوا۔ علاوہ ازیں قرآنی دُعائیں، اسلامی جہاد، ہمارا کرشن، ویئر ڈز جیسز ڈائی، جیسز ان انڈیا، اور اسلام اور احمدیت کے تعارف اور سیرت حضرت رسول اللہ صلعم کی انگریزی کتب احباب شوق سے خریدتے رہے۔ مشہور ٹی وی چینل میں بک فیئر کے مناظر دکھاتے وقت خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے سٹال کے مناظر متعدد بار دکھائے گئے۔ الحمدللہ۔

دس دن کے اس بک فیئر میں روزانہ اوسطاً بیس ہزار زائرین آتے رہے ہیں۔ ہمارے سٹال میں بائیس ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئی ہیں۔ الحمدللہ۔ متعدد اخبارات نے سٹال کے متعلق خبریں شائع کیں۔

اس عظیم الشان بک فیئر کے ذریعہ ہزاروں افراد تک پمفلٹ اشتہارات اور کتب کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کی توفیق خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ چنئی کو ملی ہے۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری اشاعت چنئی)

گورنر آندھرا پردیش کو قرآن مجید کا تحفہ

مورخہ ۹ر فروری ۲۰۰۴ء کو ایک وفد جس میں محترم عارف احمد قریشی امیر جماعت حیدرآباد محترم میاں محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد محترم میاں سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ اور خاکسار شامل تھے ملاقات کے لئے عزت مآب سرجیت سنگھ برنالہ گورنر آندھرا پردیش کے پاس راج بھون گئے۔ مختلف جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ موصوف کو انگریزی قرآن مجید کا تحفہ اور جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ جس کو موصوف نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ (مقصود احمد جنی مبلغ انچارج حیدرآباد سکندرآباد)

یادگیر میں جلسہ تحریک جدید و تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ یادگیر نے مسجد میں محترم امیر صاحب مقامی کی صدارت میں جلسہ تحریک جدید کا انعقاد کیا۔ جس میں تلاوت ونظم کے بعد محترم رفعت اللہ صاحب غوری اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مکرم محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی آمد پر جماعت احمدیہ یادگیر نے بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم امیر صاحب مقامی تربیتی اجلاس منعقد کیا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تربیتی امور پر حسین پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (محمد ذکریا مبلغ سلسلہ)

اعلان نکاح وتقریب شادی

- مورخہ ۲۲-۱۰-۰۳ کو مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسارہ کی بچی عزیزہ ریحانہ یاسمین کا نکاح ہمراہ عزیز سید ابوبکر صدیق احمد ولد محترم سید محمود صاحب منیر مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کٹک مبلغ -/۶۵۰۰۰ روپئے حق مہر پر فرمایا۔ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۲۰۰۳ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و کامیاب ہونے کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(اعانت بدر -/۵۰) (سیدہ امۃ الرفیق اہلیہ مکرم سید شاہد احمد صاحب اڑیسہ)

- میرے بڑے بیٹے سید مبشر الحق کا نکاح عزیزہ ناہید پروین بنت مکرم اختر حسین صاحب آف ننگل قادیان کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے مبارک و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید بشیر الحق جمشید پور)

درخواست دُعا

جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) منظوری بی بی کیرنگ)

چائے کا استعمال اور اس کے فوائد

تاریخ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ چائے کا استعمال سب سے پہلے چین میں شروع ہوا اور مغربی ممالک میں تقریباً ۴۰۰۰ سال بعد شروع ہوا اور اس کے بعد برّصغیر میں اسے متعارف کروایا گیا۔ جب سے چائے کا استعمال شروع ہوا ہے اس کے فوائد اور نقصانوں کا جائزہ بھی لیا جاتا رہا ہے جب کہ موجودہ دور میں اس پر بہت تحقیق ہوئی ہے۔

ماہرین طب وصحت کا خیال ہے کہ چائے مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھنے میں دفاع کی بہت صلاحیت رکھتی ہے۔ Dr. Weisburger Ph.D. کا خیال اس بارہ میں بہت مضبوط ہے۔ موصوف نے چائے کے بارے میں دو بین الاقوامی Symposiums کی صدارت بھی کی ہے۔ بہت سے لوگ ان سے متفق نہیں ہیں۔ ان کے خیال میں پھل اور سبزیاں اس سلسلہ میں زیادہ کارآمد ہیں۔

عمومی فائدے: تجربات سے یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ چائے کینسر اور دل کی بیماریوں کے خلاف دفاع کرنے میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔ چائے پسند یا استعمال کرنے والوں کو اس تحقیق پر غور کرنا چاہئے۔ تحقیق کرنے والوں کا مشورہ ہے کہ چائے کا استعمال دودھ یا دودھ کے بغیر ان عورتوں کی ہڈی کی مضبوطی میں مددگار ہوتا ہے جو اپنے حیض کی عمر سے تجاوز کر چکی ہیں۔ جو عورتیں دن میں کم از کم ایک پیالی چائے کا استعمال باقاعدگی سے کرتی ہیں ان کی ہڈی کی کثافت یعنی Bone Density میں خاطرخواہ اضافہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر ان کی ریڑھ کی ہڈیوں میں۔

(دیکھیں American Journal of Clinical Nutrition شمارہ اپریل ۲۰۰۲)

کینسر کی روک تھام اور چائے

اس تحقیق میں ابھی یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ ہڈیوں پر چائے کس طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ لیکن ایک خیال ہے کہ اس میں Antioxidants کا خاص کردار ہے۔ چائے میں جو Antioxidants پائے جاتے ہیں وہ Polyphenols ہیں جو کہ Vitamin'C' سے ۱۰۰ گنا زیادہ اور Vitamin'E' کے مقابلہ پر ۲۵ گناہ زیادہ اثر انگیز ہیں۔ Weisburger کا خیال ہے کہ یہ Antioxidants جسم میں قدرتی عمل کے ذریعہ پیدا ہونے والے ضرر رساں ضمنی مصنوعات یعنی By-Products کو بے اثر کر دیتے ہیں۔ Polyphenols کی یہی خصوصیت کینسر اور دل کے امراض سے محفوظ رکھنے میں سب سے زیادہ مؤثر ہے۔

امریکی جریدہ برائے وبائی امراض American Journal of Epidemiology نے اپنے جریدہ کے جولائی ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں ایسی ۳۵،۰۰۰ عورتوں پر تحقیق کا تجزیہ پیش کیا ہے جو دن میں کم از کم ۲ پیالی بغیر دودھ والی چائے استعمال کرتی تھیں۔ اس تجزیہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایسی عورتیں جو کم از کم ۲ پیالی چائے بغیر دودھ کے استعمال کرتی رہی ہیں ان میں سے ۴۰ فیصد کو پیشاب کے راستے کا کینسر اور ۶۸ فیصد کو نظام ہاضمہ کے کینسر کا کم احتمال ہے۔ بعض دوسری تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ پیٹ، مثانہ، چھوٹی آنت اور پراسٹیٹ کے کینسر کو روکنے میں بھی چائے مددگار ثابت ہوئی ہے۔

اگر چائے واقعی میں کینسر کے خطرہ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے تو اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہوسکتی ہیں:

۱- Polyphenols فری ریڈیکلز (Free Radicals) کو ابتداء ہی میں DNA کو نقصان پہنچانے سے روک دیتا ہے۔

۲- Polyphenols ایسے خلئے جو بلاوجہ پیدا ہو جاتے ہیں ان کی پیدائش میں رکاوٹ ڈالتا ہے

۳- اور بعض Polyphenols درحقیقت کینسر کے خلئے کو اچھے خلیات کو نقصان پہنچانے سے قبل ہی تباہ کر دیتے ہیں۔

جاپان میں سائنسدانوں نے کینسر کے علاج کیلئے استعمال ہونے والی دواؤں کے ساتھ Polyphenols کا استعمال بڑی کامیابی سے کیا ہے۔ اس طرح ان کے خیال میں دوائیوں کا اثر ۲۰ فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھیں Japanese Journal of Cancer Research مارچ ۱۹۹۸ء کا شمارہ)

دل کی بیماریوں کی روک تھام میں چائے کا اثر

چند اور سائنسدانوں نے ایسی عورتیں جن کی عمر ۵۵ سال یا اس سے زیادہ تھی اور وہ کم از کم ایک پیالی چائے روزانہ باقاعدگی سے استعمال کرتی تھیں پر مشاہدات سے یہ بات معلوم کی ہے کہ ان عورتوں میں سے ۵۴ فیصد کو شریانوں کے سخت ہو جانے یعنی Atheroselerosis کا کم خطرہ ہوتا ہے۔

(مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ کریں Archieves of Internal Medicine شمارہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۹ء)

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس کی وجہ غالباً چائے میں پائے جانے والے Antioxidants خراب کلسٹرول (LDL.Low Density Lipoprotein) پر اثرانداز ہو کر شریانوں میں تحتی ہٹا کر انہیں سخت ہونے کے عمل میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ ابھی اس سلسلہ میں بہت کام ہونا باقی ہے۔ جب تک اور تحقیق نہیں ہو جاتی ڈاکٹروں کا یہی مشورہ ہے کہ خوراک میں توازن کا اصول برقرار رکھیں۔ تاہم سبز چائے اور دودھ والی چائے کا استعمال بھی ضرور کریں۔

(از: مکرم عبدالشکور صاحب گلشن راوی لاہور)

امریکہ نے عراق میں کیا کھویا کیا پایا:

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

بھلے ہی امریکہ اور اس کے اتحادی عراق میں قبضہ جمانے اور پھر صدام حسین اور اُن کے بہت سے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کے بعد بظاہر خوش نظر آتے ہیں لیکن ابھی عراق میں مکمل طور سے نہ امن ہے نہ آزادی ہے نہ کوئی حکومت ''ہنوز دلی دور است'' ابھی تو نہ معلوم کتنے خاردار اور تنگ راستوں سے گزرنا پڑے گا اور خدا جانے عراق میں کب حقیقی جمہوریت قائم ہوگی جس سے وہاں کی عوام کو راحت ملے اس مرتبہ جب سے امریکہ اور اُس کے اتحادیوں نے عراق پر حملہ کیا ہے امریکہ نے خود اب اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ اُس کے ۵۰۰ فوجی عراق میں جنگ کے دوران اور اُس کے بعد اب تک مارے جا چکے ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ امریکہ میں چونکہ صدر کا الیکشن ہونا ہے اسلئے کوشش کی جارہی ہے کہ ایسے حالات قائم کئے جائیں کہ یو این او کو اب عراقی مسئلہ میں شامل کیا جائے اور امریکی عوام کے سامنے اس کو بطور سُنہری کارنامہ پیش کیا جائے تاکہ اس سلسلے میں جو لوگ ناراض ہیں یا جن کے رشتے دار فوجی وہاں مارے گئے ہیں یا جو عراق میں حملہ کرنے کے حق میں نہیں تھے اُن کو بتایا جائے کہ ایسا کرنا ضروری تھا اور امریکہ کے مفاد میں تھا۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوگی مسئلہ دراصل وہاں مہلک ہتھیاروں کا ہے جس کے پیش نظر اور جس کو جواز بنا کر عراق پر حملہ کیا گیا تھا لیکن وہ ہتھیار نہ وہاں تھے نہ ملے اور نہ کوئی ثبوت ہی اب تک ہاتھ میں آیا ہے بلکہ کئی ماہ گزرنے کے بعد بھی کھودا پہاڑ نکلا چوہا والی بات ہے ان کے ہاتھ صرف صدر صدام آیا ہے۔ لیکن کیا اُس کی گرفتاری سے اب یہ دنیا کو مہلک ہتھیار دکھا سکیں گے قطعاً نہیں کیونکہ بین الاقوامی ادارے کی طرف سے وہاں گئے ہوئے انسپکٹران نے صاف صاف یہ رپورٹ دی تھی کہ عراق میں تباہ کن ہتھیار نہیں ہیں نہ اُن کے بنانے کا وہاں کوئی مواد موجود ہے خود صدر صدام اور اُس کی حکومت نے بھی بار بار کہا تھا ہمارے پاس مہلک ہتھیار نہیں ہیں۔ لیکن امریکہ نے بین الاقوامی برادری کو نظرانداز کر کے عراق پر حملہ کر دیا اور عراق کو اتنا کمزور کیا کہ اس وقت وہاں غربت اور تنگی انتہا پر ہے لوگ بھوکے پیاسے ہیں جو پہلے ملازم تھے وہ اب دربدر پھر رہے ہیں کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

عراق میں تباہی

رپورٹ کے مطابق عراق میں اب تک ہزاروں عراقی فوجی مارے گئے سینکڑوں فوجی زخمی ہوگئے ہزاروں معصوم شہری مارے گئے اور زخمی ہوگئے ہزاروں لوگ بے گھر ہوگئے ہیں ہزاروں عورتیں بیوہ ہوگئیں اور ہزاروں بچے یتیم ہوگئے ہیں اور سینکڑوں بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوگئے بہت سے لوگ اپنے ہوش و ہواس کھو بیٹھے ہیں کروڑوں کی جائیداد تباہ و برباد ہو چکی ہے متعدد لوگوں کا کاروبار تہس نہس ہوگیا حکومتی سطح پر بھی گورنمنٹ کو بے تحاشا نقصان ہوا غرضیکہ عراق میں تباہی مچ گئی۔

عراقی عوام اب کیا سوچ رہی ہے

امریکہ کا خیال تھا چونکہ عراق میں شیعہ آبادی ہے اس لئے شاید وہ صدر صدام کی قیادت سے تنگ آگئی ہوگی لہٰذا اب وہ امریکہ کو خوش آمدید کہے گی لیکن ایسا نہیں ہوا عراق کی عوام خواہ سنی ہو یا شیعہ وہ کسی بھی بیرون ملک کی مداخلت کو قطعاً برداشت نہیں کرسکتی ہے پھر سارے حالات واقعات اُن کے سامنے ہیں فلسطین کا معاملہ بھی اُن کے سامنے ہے اسرائیل کے ساتھ امریکہ کی دوغلی پالیسی بھی مدنظر ہے کہ کس طرح امریکہ اسرائیل کا پورا پورا ساتھ دے رہا ہے اور معصوم فلسطینیوں کا اُس کو کوئی خیال نہیں ہے ظلم کی چکی میں وہ پیسے جارہے ہیں لیکن امریکہ خاموش تماشائی بن کر بیٹھا ہے لہٰذا امریکہ خواہ کتنا بھی زور لگائے اور عراقی عوام کو کتنے بھی سُہانے خواب دکھائے وہ اُسکے جال میں آنے والے نہیں ہیں۔

امریکہ کا اقتدار منتقلی کا اعلان

امریکہ نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ ماہ جون میں عراق میں اقتدار منتقل کر دیا جائے گا اب جوں جوں یہ تاریخ قریب آتی جاتی ہے امریکہ اور اُس کی قائم کردہ عراقی کونسل پریشان نظر آتی ہے۔ عراقی عوام باقاعدہ الیکشن کے حق میں ہے اور امریکہ ایسا کرنا نہیں چاہتا ہے کیونکہ وہ اپنی مرضی کی حکومت افغانستان کے طرز پر قائم کرنا چاہتا ہے لہٰذا حالات بہت دگرگوں اور کشیدہ ہیں اس ضمن میں سیاسی مبصرین کے تجزیئے اور تبصروں سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اس وقت امریکہ ایران سے بھی مدد لے سکتا ہے اور ایران اپنے مفاد کی خاطر عراق میں مقیم شیعوں کو خاموش کرنے کی کوشش کرے گا لیکن یہ کوشش کس حد تک کامیاب ہوگی کچھ کہنا مشکل ہے تاہم امریکہ کی پوری کوشش ہے کہ فی الوقت عراق میں ہر طبقہ کے چیدہ چیدہ لوگ مجوزہ مخلوط حکومت میں شامل کئے جائیں اور اس کا نگران اعلیٰ امریکی نواز ہو

امریکہ اور اُس کے اتحادیوں نے اپنی فوج کی قیمتی جانیں گنوا دیں اور عزت اور وقار کو بھی بٹہ لگایا حکومت عراق کو تباہ و برباد کر دیا۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی تمام قوموں کو آپس میں پیار و محبت اخوت کے ساتھ رہنے کی توفیق دے اور عراق میں جلدی سے امن بحال ہو۔ آمین

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تا اگر کسی صاحب کو وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ اشاعت سے ایک ماہ تک دفتر بہشتی مقبرہ کو اس سے مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15254: میں کے محمد احمد ولد کے محمد علوی صاحب قوم احمدی پیشہ مبلغ سلسلہ عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن پتہ پیریم ڈاکخانہ پتہ پیریم ضلع مالاپُرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۲-۱-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل تفصیل سے غیر منقولہ جائیداد ہے جسمیں میں خود اور میری اہلیہ اور بچیاں رہائش پذیر ہیں یہ مکان خاکسار کی ملکیت ہے۔ بمقام جماعت پتہ پیریم منجیری نمبر 654(A) مکان دس سینٹ زمین کے اندر ہے زمین اور مکان کی موجودہ مارکٹ ریٹ تین لاکھ روپے ہے۔ جس کے ۱۰؍۱ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔

۲-میری ماہانہ آمد بحیثیت مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ملنے والی ماہانہ تنخواہ ہے۔ جس کا ۱۰؍۱ حصہ آمد ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا کسی قسم کی زائد آمد ہو یا کوئی مزید جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت جاری ہوگی۔ جس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز کو کروں گا۔ میری وفات کے بعد جو بھی میری جائیداد ثابت ہوگی اس پر بھی میری وصیت جاری ہوگی۔

گواہ	العبد	گواہ شد
جلال الدین نیر ناظر بیت المال آمد	کے محمد احمد	وسیم احمد صدیقی انسپکٹر بیت المال آمد

وصیت نمبر 15255: میں تنویر احمد ناصر ولد مکرم ناصر احمد صاحب فوجی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۳-۵-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰؍۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

خاکسار اس وقت بطور مدرس جامعۃ المبشرین میں خدمت بجا لا رہا ہے اور اس وقت میری -/۲۷۴۵ روپے مع الاؤنس تنخواہ ہے جس کا ۱۰؍۱ حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کبھی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ۰۳-۵-۱ سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نعیم احمد ڈار	تنویر احمد ناصر	مبشر احمد عاطل
ولد غلام قادر صاحب درویش قادیان		ابن سید منظور احمد عاطل مرحوم قادیان

وصیت نمبر 15256: میں اے رابعہ بی بی زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب مالاباری قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۵ء ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع میلاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۲-۸-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰؍۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔

۱-زیور طلائی ساڑھے تین تولہ (۲۸ گرام) گلے کا ہار

۲-ساڑھے ستارہ سینٹ زمین بعوض حق مہر۔ نمبر ۱۲۹/۱

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے اخراجات خورونوش -/۳۰۰ پر ہر ماہ حصہ آمد تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ خاکسار کے شوہر موصی ہیں ان کی وصیت نمبر ۱۳۸۴۸ ہے۔ میں آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی اور اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت ۰۲-۸-۱ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مولوی محمد یوسف صاحب	اے رابعہ بی بی	محمد انور احمد ولد
ولد محترم محمد صاحب کرولائی		محترم محمد منصور احمد صاحب قادیان

وصیت نمبر 15257: میں بشریٰ جہاں زوجہ مکرم عبدالحمید کریم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۲-۳-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل جائیداد متروکہ منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰؍۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد منقولہ از زیورات طلائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کان کی بالی تین عدد ۲۱ گرام انگوٹھیاں تین عدد ساڑھے سات گرام چوڑیاں چھ عدد ۸۰ گرام ہار ایک عدد پندرہ گرام چین ایک عدد پندرہ گرام لاکٹ ایک عدد اڑھائی گرام اور ناک کا کوکا چار عدد ایک گرام کل وزن ۱۴۲ گرام قیمت اندازاً -/۶۸۱۶۰ روپے۔

۲-حق مہر بذمہ خاوند -/۶۵۰۰۰ روپے۔

۳-زمین پانچ مرلہ واقعہ ننگل باغباناں قادیان میں قیمت پچاس ہزار روپے مجھے میرے خاوند کی طرف سے ماہانہ مبلغ -/۳۵۰ روپے جیب خرچ ملتے ہیں میں اس کا ۱۰؍۱ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت داخل خزانہ کرتی رہوں گی۔ اور میری آمد و جائیداد پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز اس کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت مورخہ ۰۲-۴-۱ سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	الامۃ	گواہ
محمد مشرق علی ولد	بشریٰ جہاں	عبدالحمید کریم ولد
محمد منصور علی صاحب مرحوم		مولوی فضل کریم صاحب مرحوم

درخواست دُعا

• جملہ مبلغین معلمین اور داعیان الی اللہ اور خدمت دین بجالانے والوں کی صحت وتندرستی درازیٔ عمر اور مقبول خدمت بجالانے والوں کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (امانت بدر -/۲۰۰) (محمد حبیب اللہ ریٹائرڈ ٹیچر ہسری او برڈا گا جھارکھنڈ)

بقیہ صفحہ (11)

ہوئے جہاں حال ہی میں نہایت شاندار اور دیدہ زیب مسجد کا افتتاح کیا گیا تھا۔ یہاں سے مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد کالیکٹ کیلئے روانہ ہوئے اور رات گیارہ بجے کالیکٹ وارد ہوئے۔

کالیکٹ میں لجنہ اماء اللہ کا خصوصی استقبالیہ

مورخہ ۶ فروری شام کو لجنہ اماء اللہ کالیکٹ کی طرف سے منعقدہ استقبالیہ اجلاس کو محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے مخاطب فرماتے ہوئے۔ احمدی عورتوں کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف رہنمائی فرمائی۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اور مکرمہ صدیقہ سعید صاحبہ صدر لجنہ کالیکٹ نے خوش آمدید پر مشتمل تقریریں کیں۔ لجنہ کی طرف سے عمدہ عصرانہ کا انتظام تھا۔

مورخہ ۷-۸ فروری کو منعقدہ سالانہ کانفرنس میں مورخہ ۹-۱۰ فروری کو محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع محترمہ حضرت آپا جان نے ضلع ویاناڈ کی جماعت احمدیہ کمبلہ کاڈ اور ایک نئی جماعت امبلہ وایل کا دورہ فرمایا۔

مورخہ ۱۱ فروری صبح ۸ بجے جماعت احمدیہ منجیری کے خرید کردہ قطعہ زمین میں مسجد احمدیہ کیلئے محترم صاحبزادہ صاحب نے سنگ بنیاد تنصیب فرمائی اور اجتماعی دُعا کی۔

اس دن صبح ۱۱ بجے مسجد احمدیہ کالیکٹ میں منعقدہ مجلس خدام الاحمدیہ کی صوبائی تنظیم کے اراکین اور صوبہ کے تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو محترم صاحبزادہ صاحب نے مخاطب فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے دورہ کیرلہ کا یہ آخری پروگرام تھا۔ اس کے دوسرے دن صبح آٹھ بجے دونوں بزرگ بذریعہ ہوائی جہاز مدراس کیلئے روانہ ہوئے۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس مختصر دورے میں نئی تعمیر شدہ چار عظیم الشان مساجد کا افتتاح فرمایا۔ دو مساجد کیلئے سنگ بنیاد تنصیب فرمائی اور مختلف جماعتی تقریبوں میں شرکت فرمائی گویا کہ آپ دونوں بزرگوں کا یہ دورہ نہایت بابرکت اور کامیاب ثابت ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضرت میاں صاحب اور محترمہ حضرت آپا جان کا خدا تعالیٰ ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ ہر آن خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال رہے۔ عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

پاکستانی اور امریکی فوجیوں کا آپریشن

پاکستان اور افغانستان کی سرحد سے لگتے ہوئی پاکستانی اور افغانی دیہات ان دنوں بدترین پریشانی کے دور سے گزر رہے ہیں۔ پاکستانی اور امریکی افواج دونوں ملکر ان علاقوں میں طالبان، اسامہ بن لادن اور القاعدہ دہشت گردوں کے خاتمے کے نام پر اس علاقے میں دہشت پھیلائے ہوئے ہیں۔ امریکی ڈپٹی فارن منسٹر کرسٹینا روکا نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف ان کی یہ مہم تب تک جاری رہے گی جب تک دہشت گردی کا نام ونشان نہیں مٹ جاتا۔ ہیومن رائٹس واچ کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق ابتک ایک ہزار سے زائد افغان اور غیر ملکیوں کو حراست میں لیا گیا ہے جن میں متعدد لوگ اذیت کا شکار ہور ہے ہیں۔ ان قیدیوں کو افغانستان اور کیوبا میں واقع امریکی بحریہ کے نظر بندی کیمپ میں بند کر دیا جاتا ہے۔ واچ نے مزید کہا ہے کہ افغانستان میں بگرام ہوائی اڈے اور دیگر مقامات پر قید لوگوں کو ان کے گھر والوں وکیلوں اور صحافیوں سے ملنے کی اجازت نہیں دی جارہی۔ امریکی قیادت والی اتحادی فوج جس میں برطانیہ پیش پیش ہے کے تقریباً ۱۳۰۰۰ جوان اور پاکستانی فوجی طالبان اور القاعدہ کے خلاف کارروائی میں مصروف ہیں۔ واچ نے مزید کہا ہے کہ اب تک تقریباً ۳۰۰-افراد اذیتیں دے دے کر مارے جا چکے ہیں۔ لیکن امریکی فوج نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ کئی لوگوں نے الزام لگایا ہے کہ انہیں برہنہ کر کے فوٹو کھینچے گئے ہفتوں سونے نہیں دیا گیا اور بری طرح مارا گیا۔

قابل ذکر یہ ہے کہ یہ علاقے جن میں ان دنوں امریکی اور پاکستانی افواج کا اپریشن جاری ہے عرصہ ۵۵ سال تک پاکستان کے کنٹرول میں بھی نہیں رہے بلکہ ان پر وہاں کے قبائلی سردار اپنی حکومت کرتے تھے اور اپنے ہی قوانین نافذ کرتے تھے۔ ان قبائلی علاقوں میں جواب امریکی فوج کے ہاتھوں سے مسلے جارہے ہیں پاکستانی فوج کے خلاف ناراضگی بڑھتی جارہی ہے۔

پاکستانی ملاّؤں کی سیاسی پارٹی متحدہ مجلس عمل کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے جو جمیعۃ العلماء پاکستان کے لیڈر ہیں اس اپریشن کی مخالفت کی ہے۔

امتحان میں ایشیائی بچوں نے برطانوی بچوں کو پیچھے چھوڑ دیا

ایشیائی بچے GCSE امتحان میں برطانوی بچوں سے آگے بڑھ گئے۔ اعداد وشمار کے مطابق پچھلے سال تقریباً 52.8% ایشیائی بچوں نے GCSE کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔ بلسبت برطانوی بچوں کے کہ ان کا فیصد 51.1% تھا۔ چینی اور بھارتی طلباء نے 74.2% اور 65.2% نمبر حاصل کر کے اول نمبر پر رہے۔ بنگلہ دیش کے طلباء نے 45.5% اور پاکستان کے طلباء نے 41.5% حاصل کئے۔

2002 کے GCSE امتحان پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے سال کی نسبت امسال ہندوستانی طلباء 2.6% آگے بڑھے ہیں جبکہ برطانوی صرف 1.8% آگے بڑھے ہیں۔

مریخ پر کبھی پانی تھا

مارس روور شٹل اپار چیونٹی سے ملے اعداد وشمار کا مطالعہ کرنے والے ناسا کے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ منگل پر کبھی اتنا پانی تھا جو زندگی کیلئے ایک اچھے اور موافق ماحول کو بڑھاوا دینے کیلئے کافی تھا۔ لیکن یہ اس بات کی علامت نہیں ہے کہ وہاں زندگی تھی۔ ناسا کے سینئر افسر ایڈورڈ ویلر نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ اپار چیونٹی مریخ پر ایک ایسے مقام پر اترا ہے جہاں کبھی پانی تھا۔

انہوں نے کہا کہ اس علاقے میں جینے کے قابل اچھا ماحول رہا ہوگا۔ روور شٹل کی طرف سے کاٹی گئی چٹان کے مطالعے میں سلفیٹ اور دیگر معدنیات کے ثبوت ملے ہیں جو پانی کی موجودگی میں ہی بنتے ہیں۔ اگر اس چٹان کے بننے کے وقت یہاں زندگی تھی تو صورتحال زندگی کو پھلنے پھولنے کی اجازت دیتی۔ بہر حال اس سے وہاں زندگی ہونے کا کوئی بلاواسطہ ثبوت نہیں ملتا۔

کم خرچ پر مکان کی تعمیر
ایک ماہر تعمیرات کا تصوّر

امریکہ میں رہنے والے ایک ایرانی ماہر تعمیرات نادر خلیلی کو یہ دھن سوار ہے کہ وہ دنیا کے ایک قدیم ترین مسئلے یعنی رہائش کے مسئلے کا جدید ترین حل تلاش کریں۔

نادر خلیلی، جو ہسپیریا، کیلوفورنیا میں اپنے دفتر میں کام کرتے ہیں، کہتے ہیں ''دنیا میں اس وقت ۸۰ کروڑ سے زیادہ انسان کچی بستیوں میں رہتے ہیں ان کے مکان ٹین کی چادریں اور لکڑی کے ردّی ٹکڑوں سے بنے ہوتے ہیں۔ بعض کے پاس تو یہ مکان بھی نہیں۔ میرا خواب ہے کہ ان لوگوں کو سر چھپانے کی جگہ دوں''

صحرائے Mojave کے چھوٹے سے قصبہ ہیسپیریا میں نادر خلیلی تقریباً ۲۰ برس سے تجربات میں مصروف ہیں۔ وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ رہائشی مسئلے کا جو حل تلاش کر رہے ہیں۔ اس کیلئے اعلیٰ ٹیکنالوجی اور مہنگا میٹریل درکار نہیں۔ ان کے تیار کردہ مکان سادہ مواد سے بنیں گے، جن میں ریت کی بوریاں، پلاسٹک کی پائپ ہتار اور مٹی جیسا مواد استعمال ہوگا۔

خلیلی کا خیال ہے کہ وہ مکانات کی تعمیر کیلئے جو ٹیکنیک متعارف کرانا چاہتے ہیں اس سے مکان آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے اور ان پر ۴۰ سے ۶۰ فیصد تک خرچ کم آئے گا۔ مکانوں کو سردی گرمی سے محفوظ رکھنے کیلئے جو قدرتی مواد استعمال ہوگا اس سے بجلی کی اتنی بچت ہوگی کہ چند برس کے اندر مکان کی لاگت نکل آئے گی۔ وہ اپنے منصوبے پر بات کرتے ہوئے اکثر ماحول دوست مواد اور ٹیکنیک کا ذکر کرتے ہیں۔ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ ان کا منصوبہ قدرتی ماحول کیلئے نقصان دہ نہیں ہوگا۔

خلیلی کے منصوبے کے بارے میں مزید تفصیلات Cal Earth کی اس ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں:

(www.calearth.org)

طلباء کے لئے مفید معلومات

اہم اداروں کی ویب سائٹس

کیریئر بنانے میں سب سے اہم رول صحیح رہنمائی کا ہوتا ہے۔ سبھی نوجوانوں کی پہنچ میں ایسے آدمی یا ادارے نہیں ہوتے جہاں کے انہیں کافی جان کاری مل جائے۔ ایسے میں انٹرنیٹ ایک طاقتور واسطے کی شکل میں ابھرا ہے جس کی وساطت سے آپ محدود اسباب اور دور دراز کے چھوٹے شہروں میں بھی کارآمد خبریں حاصل کر سکتے ہیں۔ طلباء کیلئے مختلف اداروں کے بارے میں پوری جانکاری حاصل کرنے کیلئے ذیل کے اداروں کی ویب سائٹس مدد ومعاون ثابت ہوسکتی ہیں۔

☆-http://www.upsc.gov.in

یہ ویب سائٹ بھارت کے بہترین اداروں میں اپنا کیریئر بنانے کے خواہشمند طلباء کیلئے سب سے بہتر ذریعہ خبر ثابت ہوسکتا ہے۔ اس سائٹ پر یو پی ایس سی کے سبھی امتحانوں کی تاریخیں، نتائج، ایپلیکیشن فارمیٹ، اکزام فارمیٹ وغیرہ سبھی جانکاریاں مل جائیں گی۔ اور آپ چاہیں تو 011-2338527/23381125 پر فون بھی کر سکتے ہیں۔

☆-http://www.ugc.ac.in

یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کی اس ویب سائٹ پر کسی بھی یونیورسٹی کا پتہ اور ویب سائٹ کے بارے میں علم حاصل کر سکتے ہیں۔

☆-http://www.iitd.ac.in

دلی آئی آئی ٹی کی اس ویب سائٹ ایڈریس میں آپ s کی جگہ K یا B وغیرہ لگا کر باقی آئی آئی ٹی اداروں کی سائٹ بھی کھول سکتے ہیں۔ پروفیسروں کے فون نمبر، مشورہ، آخری تاریخ وغیرہ کی جانکاری کے علاوہ ٹیکنالوجی چینل کیلئے عمدہ ذریعہ ہے۔

☆-www.iimahd.ernet.in

مینیجمنٹ کا مکہ کہا جانے والا آئی آئی ایم احمد آباد کی ویب سائٹ پر آپ ایم بی اے کے ساتھ کئی شارٹ ٹرم کورسوں کے بارہ میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ کیٹ کے نتائج اور تاریخوں کی جانکاری بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

☆-http://www.aicte.ernet.in

سبھی تکنیکی اداروں اور انجینئرنگ کالجوں کو آل انڈیا کاؤنسل آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے تصدیق ضروری ہے۔ اس سائٹ پر آپ غیر ملکی اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز کچھ ریسرچ سکیم، عورتوں واپاہجوں کیلئے ٹیکنیکل ایجوکیشن پروگرام وغیرہ کی جانکاری بھی مہیا ہے۔

http://www.academics-india.com

یہ ویب سائٹ آپ کیلئے تعلیمی جانکاری کے تعلق میں Master Key ثابت ہوسکتا ہے۔ بھارت کے تعلیمی ادارے این سی ای آر ٹی، یو جی سی، ایم سی آئی۔ آئی آئی ٹی وغیرہ سے متعلق خبریں، ان کے امتحانوں کے نتائج، خبریں اور ایجوکیشنل لون وغیرہ کے بارہ میں وسیع جانکاری کیلئے لاگ آن کریں۔

چند دیگر خاص ویب سائٹس

دلی یونیورسٹی سے متعلق کسی بھی معلومات کیلئے ویب سائٹ www.du.ac.in یا www.uni-info.com دیکھیں۔ جواہر لال یونیورسٹی کیلئے ویب سائٹ www.jnu.ac.in ہے جبکہ www.bhu.ac.in بنارس ہندو یونیورسٹی ہے۔ آئی آئی ایم سی سے متعلق جانکاری کیلئے آپ ویب سائٹ www.iimc.nic.in دیکھ سکتے ہیں۔☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 23 Mar. 2004 Issue No 12

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (انٹرنیشنل) کی دس سالہ تقریب

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی نہایت کامیاب، مؤثر اور مفید کارکردگی کے دس سال پورے ہونے کی خوشی میں جماعت احمدیہ انگلستان نے ایم ٹی اے کے کارکنان اور جماعت کے عہدیداران اور معززین کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی جس میں ایک مفید اور دلچسپ پروگرام کے بعد پرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔

موجودہ زمانے کی اس ایجاد کو عام طور پر تفریح اور عیاشی کا ذریعہ ہی سمجھا جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے نہایت جرأت، بہادری اور اخلاص وایثار سے کام لیتے ہوئے یہ ثابت کر دکھایا کہ ہر ایجاد مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اس سے استفادہ کرنے کی نیت اور صلاحیت ہو۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے پہلی دفعہ اسلام کی اشاعت وتبلیغ اس قدر وسیع رنگ میں ممکن ہوئی جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ تلاوت کلام پاک، درس حدیث، درس ملفوظات اور خلیفۂ وقت کے خطبات جمعہ اس پروگرام کی بنیادی اور خاص باتیں ہیں۔ یہ تمام پروگرام دنیا کی مختلف، مشہور اور اہم زبانوں یعنی انگریزی، فرانسیسی، اردو، چینی، انڈونیشین، بنگالی، سواحیلی وغیرہ زبانوں میں نشر ہوتے ہیں۔ پاکستان کی بعض علاقائی زبانوں پشتو، سندھی، سرائیکی وغیرہ میں بھی نشریات کا سلسلہ بہت عمدگی اور مؤثر طریق سے جاری ہے۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی دس سالہ عظیم الشان تقریب مسجد بیت الفتوح سے ملحق ''طاہر ہال'' میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کو ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی شرکت سے چار چاند لگ گئے۔ منتظمین نے اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی مشہور زمانہ تقریر ''سیر روحانی'' میں سے نوبت خانوں کے موضوع پر کی گئی تقریر کے چند جملے حضور کی اپنی آواز میں سنا کر اس تقریب کو یادگار بنا دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ولولہ انگیز پر اثر ساحرانہ خطابت کا ایک نمونہ دیکھ کر بہت سی پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔

اس پروگرام میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے نہایت باموقع و برجستہ ارشادات بھی دیکھنے اور سننے کا موقعہ ملا۔ یہ پروگرام حضور کے زمانہ میں حضور کی دُعاؤں اور کوششوں سے شروع ہوا۔ مگر حضور نے بڑی عاجزی وانکساری سے اس بے مثال کامیابی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کے طفیل حاصل ہونے والا خدا تعالیٰ کا فضل قرار دیا۔

دس سالہ کامیابیوں اور ترقیات کی تصویری جھلکیاں مختصر اور محدود وقت میں پیش کرنا تو ممکن نہ تھا تاہم پروگرام کو دلچسپ بنانے کیلئے بعض ایسے مناظر کی جھلکیاں بھی دکھائی گئیں جن میں ایم ٹی اے کے ابتدائی کارکنوں کے بعض ایسے مناظر بھی تھے جو ناتجربہ کاری اور بے ساختگی کی وجہ سے مزاح اور لطائف کا رنگ لئے ہوئے تھے۔ ان میں مکرم اسماعیل بی۔ کے۔ آڈو صاحب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خوشگوار یادیں بھی شامل تھیں۔ اسی طرح مبارک صدیقی صاحب کا مزاحیہ کلام بھی بہت دلچسپی سے سنا گیا۔

مکرم نصیر احمد شاہ صاحب اور مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ انگلستان نے بھی اپنی پرانی یادیں تازہ کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حسن سلوک اور ایم ٹی اے میں آپؒ کی غیر معمولی دلچسپی محنت اور توجہ کا بہت اچھے پیرایہ میں اظہار کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے کارناموں کو تہلکہ خیز قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اب ہمارے مخالفین بھی اس عظیم الشان منصوبے کی ہمہ گیری اور افادیت کی وجہ سے یہ کہنے اور ماننے پر مجبور ہیں کہ ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ اور آپس میں یہ کہتے ہوئے بھی سنے جاتے ہیں کہ اب ہم ان کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ ان کے تو دو خلیفے ہو گئے ہیں۔ جانے والے کے خطابات، خطبات اور مجالس سوال و جواب بھی برابر آ رہی ہیں اور نئے خلیفہ خطبات و ہدایات کا سلسلہ بھی اپنے روایتی طریق پر جاری ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے کے رضا کاروں کی دس سال کے لمبے عرصہ میں شاندار رضا کارانہ خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کو اس امر کا اندازہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ان رضا کاروں نے جن میں جماعت کے مرد، عورت، چھوٹے بڑے سب شامل ہیں کس طرح روزانہ اپنے وقت کی قربانی پیش کی اور کسی کو یہ پتہ تک نہیں چلنے دیا کہ یہ کام باقاعدہ تربیت یافتہ لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض دفعہ مجھے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے کیلئے باقاعدہ تنخواہ دار کام کرنے والے رکھے جائیں۔ مگر میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ ہمارے رضا کاروں نے جس طرح بے نفسی اور خلوص سے کام کیا ہے اس طرح کوئی تنخواہ پانے والا کارکن کام نہیں کر سکتا اور یہ بھی کہ مجھے ہرگز یہ اندیشہ نہیں ہے کہ یہ لوگ کام کرتے کرتے تھک جائیں گے اور میں ان کو ثواب سے محروم نہیں کرنا چاہتا جو یہ گزشتہ دس سال سے حاصل کر رہے ہیں۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۳رفروری ۲۰۰۴ء)

جماعت احمدیہ کی طرف سے ایرانی سفیر کو زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے پانچ لاکھ روپے کا چیک پیش کیا گیا

ایرانی سفیر نے کہا کہ یہ رقم بام میں تعمیر ہونے والے ہسپتال میں خرچ ہوگی

پچھلے سال کے آخر پر ایران کے علاقہ بام میں زبردست زلزلہ آیا جس کی وجہ سے کثیر جانی و مالی نقصان ہوا۔ جماعت احمدیہ اپنے روز تاسیس سے ہی اپنی حیثیت و بساط کے مطابق مصیبت زدہ انسانیت کی مدد کرتی رہی ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساری دنیا کے احمدی احباب کو مصیبت زدگان کی مدد کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''گزشتہ دنوں ایران میں ایک خوفناک زلزلہ آیا بڑی تباہی پھیلی ہے... ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کیلئے دُعائیں بھی کی جائیں اور مالی مدد بھی مختلف ملکوں میں... میرا خیال ہے ایسے طریقہ کار رائج ہوں جو ان تک پہنچ سکیں بہرحال ہر ملک میں جو امراء ہیں وہ اپنے اپنے حالات کے مطابق جائزہ لے کر کوئی لائحہ عمل تجویز کریں اور ان... آفت زدہ لوگوں کی خدمت کریں۔ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۳ء)

جماعت احمدیہ بھارت کے افراد نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک رقم جمع کی۔

مورخہ ۱۸رفروری بروز بدھ بارہ بجے جماعت احمدیہ کا ایک وفد یہ رقم پہنچانے کیلئے ''اسلامی جمہوریہ ایران'' کے سفارتخانہ دہلی میں مکرم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر برائے امور خارجہ کی قیادت میں گیا ان کے ہمراہ مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی، مکرم ارادت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی مکرم سید کلیم الدین صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی بھی شریک وفد تھے۔ جناب سفیر ایلی یعقوبی صاحب سے ملاقات ہوئی انہیں ۵ لاکھ کا چیک پیش کیا گیا موصوف نے جماعت احمدیہ کے اس تعاون اور مصیبت زدگان کے ساتھ ہمدردی کرنے پر شکریہ ادا کیا نیز فرمایا یہ رقم بام میں تعمیر ہونے والے ہسپتال میں صرف کی جائے گی۔

اس کے علاوہ اور بہت سی مفید باتیں زیر موضوع رہیں مثال کے طور پر موصوف یہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ جماعت احمدیہ کا اپنا ایک چینل ایم ٹی اے کے نام سے چل رہا ہے اور چوبیس گھنٹے اسلامی اور دینی پروگرام نشر کرتا ہے۔

کم وبیش آدھے گھنٹے تک یہ ملاقات جاری رہی۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس زلزلے سے متاثرین کے نقصانات کی اپنے فضل سے تلافی فرمائے اور دنیا کو اس قسم کی آفات سماویہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ادارہ)

شرپسندوں کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے بعض دُعائیں پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں بھی بعض جگہوں پر شرپسند جماعت کے خلاف کاروائیاں کر رہے ہیں ان کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے احباب ان دعاؤں کو یاد رکھیں۔ 1- اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا- ترجمہ:: اے اللہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور انہیں پیس کر رکھ دے۔ 2- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ترجمہ:: اے اللہ تعالیٰ ہم تجھے ان کافروں کے مقابلہ میں کرتے ہیں۔ ان کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ 3- يَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِي وَمَزِّقْ اَعْدَآئَكَ وَاَعْدَآئِي وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔ ترجمہ:: اے میرے رب میری دُعائیں اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور اپنا وعدہ پورا کر اور اپنے بندے کی مدد کر اور ہم کو اپنے دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت کر دکھا اور نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی شریر۔